رویتِ ہلال

ناشر:- مکتبہ تہذیب الاسلام - لاہور

باسمہ تعالیٰ

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ (پ ۲ ع ۷)

ترجمہ:- (اے رسولؐ) لوگ آپ سے ہلالوں کے متعلق سوال کرتے ہیں کہدو کہ یہ لوگوں کیلئے اور حج کیلئے وقت بتانے کا آلہ ہیں

رؤیت الھلال

مُصنّفہ

حضرت امداد الملّت والدین - علّامۂ دوران

جناب السیّد امداد حسین الکاظمی المشہدی بی - اے مولوی فاضل

(صدر ادارہ معارف اسلام - پاکستان - رجسٹرڈ - لاہور) الحال گجرات

محلہ نور پور سیّداں
ریلوے روڈ گجرات
۷ - مارچ ۱۹۶۶ء
۱۴ - ذلقعد ۱۳۸۵ھ

ناشر:- مکتبہ تہذیب الاسلام - پاکستان - ۱۹۱۵ الف ڈبی بازار -

لاہور

تفصیلِ اشاعت

بارِ اوّل ——— ۱۹۶۷ء ماہ اپریل

تعداد ——— ایک ہزار

ناشر مکتبۂ تہذیب الاسلام - پاکستان - ۱۹۱۵ الف ڈبی بازار - لاہور

زیرِ اہتمام ——— شیخ غیاث الدین

پریس ——— پنجاب نیشنل پریس - لاہور

کاتب ——— صوفی غلام فرید

قیمت ——— ایک روپیہ صرف
(علاوہ خرچہ ڈاک)

عناوین

شمار	عنوان	صفحہ
۱	عرض ناشر	۴
۲	چاند کے متعلق معلومات اور اس سے وابستہ عبادات	۵
	معلومات از روئے قرآن	۸
	〃 〃 احادیث	۱۱
	〃 〃 فقہ	۱۵
۳	رؤیت ہلال کا طریقہ جو جناب امیر المومنین حضرت علیؑ کی طرف منسوب ہے	۲۲
۴	نقل جنتری (اشتہر کردہ ادارہ دیوبند) منسوب بہ حضرت علیؑ برائے دریافت غرّہ ہر ماہ قمری	۲۵
۵	اُس جنتری کی نقل جسے ادارہ دیوبند نے ابتداً شائع کیا	۲۶
۶	صحیح نقل اسلامی جنتری از کتاب عجائب المخلوقات برحاشیہ حیوۃ الحیوان دمیری چھاپہ مصر	۲۷
۷	چاند:- از روئے سائنس	۲۸
۸	چاند کی مختلف شکلیں	۳۰
۹	حضرت علامہ الشیخ عبد العلی الہروی الطہرانی اعلی اللہ مقامہ کے بیانات وحسابات (CALCULATIONS) و نقشہ جات	۳۶
۱۰	غرّہ ماہ (ہر قمری مہینہ کی پہلی) معلوم کرنے کا ایک اور طریقہ	۴۱
۱۱	رؤیت ہلال کے متعلق چند غلط فہمیوں کا ازالہ	۴۳
	(۱) کیا تار اور ریڈیو کے ذریعہ رویت ہلال کی خبر پر عمل کیا جا سکتا ہے	۴۴
	(۲) کیا طول بلد کے فرق کی وجہ سے رویت ہلال کے اوقات میں بھی فرق پڑ جاتا ہے	۴۶
۱۲	محکمہ موسمیات	۵۰
	ماخذ کتاب ہذا	۵۱

(غرّہ یعنی قمری مہینے کی پہلی تاریخ)

عرضِ ناشر

پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد رؤیت ہلال کا مسئلہ ایک اختلافی مسئلہ بن گیا ہے۔ حکومتِ عالیہ پاکستان نے بھی اس کی اہمیت کو محسوس کیا اور اس مسئلہ میں مسلمانانِ پاکستان میں اختلاف مٹانے کی پوری پوری کوشش کی۔ چونکہ مسلمانوں کی جملہ عبادات معینہ اوقات پر ادا کی جاتی ہیں۔ اور تعینِ وقت طلوع و غروب آفتاب و مہتاب سے تعلق رکھتا ہے لہذا یہ ایک خاص شرعی اور دینی مسئلہ ہے جو آثار قدرت سے تعلق رکھتا ہے اور کوئی مسلمان اسے اپنی ذاتی مرضی و منشاء کے ماتحت نہیں لاسکتا۔ نہ ہی اس میں جبر سے کام لیا جاسکتا ہے۔ صاحبانِ عقل محسوس کرینگے کہ اختلاف کی وجہ محض اسلامی کیلنڈر کا نہ ہونا ہے۔ اگر ہر اسلامی سال کی ابتدا میں اسلامی کیلنڈر بن جائے تو اختلاف نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ آج قریباً ۱۴۰۰ سال گذر جانے کے بعد بھی ایسی ایسی ہستیاں موجود ہیں جو کہ علوم قرآن اور علوم سائنس پر دسترس رکھتی ہیں، وقت کما حقہٗ واقفیت رکھتی ہیں اور جناب محمدؐ رسول اللہ و آلِ محمدؐ کی تعلیمات کے مطابق شرعِ اسلامیہ سے پوری طرح وابستہ ہیں۔ ان کا وجود اللہ تعالیٰ کا احسان اور رسیہ کے لئے باعثِ برکت ہے۔ انہی میں حضرت امداد الملت کا ایک نمایاں مقام ہے کہ باوجود گذشتہ تین سال سے مسلسل بیماری میں مبتلا ہونے کے وہ خدماتِ دین اسلام مسلسل بجا لا رہے ہیں۔ اس عالم میں اُن کی زیرِ نظر خدمت ملت اسلامیہ پر ایک بڑا احسان ہے۔ کتاب ہذا ایک تاریخی دستاویز ہے۔ جو کہ نہ صرف موجودہ نسل بلکہ آئندہ نسلوں کیلئے بھی مشعلِ راہ ثابت ہوگی۔ کیونکہ یہ کتاب مسئلہ رؤیت ہلال کے متعلق "حرفِ آخر" کا درجہ رکھتی ہے اس میں بابِ علمِ رسولؐ یعنی جنابِ امیرالمومنین علیؑ المرتضیٰ کے قائم کردہ جو طریقے ہر قمری مہینہ کی پہلی (یعنی غرہ) دریافت کرنے کے قائم کئے گئے ہیں۔ ان کے مطابق عمل (CALCULATION) کرنے سے ہر ہجری کا اسلامی کیلنڈر بنایا جاسکتا ہے۔ اگر ہر سال انگریزی کیلنڈر کی طرح اسلامی کیلنڈر بھی بنتا رہے تو اختلاف ہمیشہ کیلئے ختم ہوجائے۔ کتاب ہذا کے مطالعہ سے قارئین کو ہمارے مندرجہ بالا بیان کی صداقت معلوم ہوجائیگی۔ والسلام

ناشر — مکتبۂ تہذیب الاسلام - پاکستان - لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

حامداً و مصلیاً

اس وقت اہم ترین مسئلہ جو مسلمانوں کے لئے دردِ سر بنا ہوا ہے رؤیت ہلال ہے مسلمانوں کے پاس ہلال (پہلی کا چاند) دیکھنے کا کوئی معقول۔ ٹھوس۔ موثق اور سائنٹیفک ذریعہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک پاکستان میں ایک ہی افق پر واقع مقامات پر دو۔ دو اور تین تین عیدیں منائی جاتی ہیں۔ اور علماء کرام اس اختلاف کو مٹانے اور اس مسئلہ کا حل تلاش کرنے سے عاجز ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ حکومتِ پاکستان نے ہر ضلع کے صدر مقام پر رؤیت ہلال کمیٹیاں بنا رکھی ہیں۔ جو چاند کے ہونے یا نہ ہونے کا اعلان کرتی ہیں۔ ان میں حکومت کے ذمہ دار عہدہ داروں کے علاوہ علماء کرام بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ لیکن جہاں تک راقم الحروف کو علم ہے ان کمیٹیوں کے اراکین میں سے کوئی صاحب بھی علم ہئیت سے کما حقہٗ واقفیت نہیں رکھتے۔ اور چاند دیکھنے کے جو سائنٹیفک طریقے ایجاد ہو چکے ہیں۔ ان میں دسترس نہیں رکھتے۔ حالانکہ یہ امر نہایت ضروری ہے کہ ان کمیٹیوں میں وہی حضرات شامل کئے جائیں جو قرآن و حدیث اور دیگر علوم شریعت کے ساتھ ساتھ علم ہئیت میں بھی ماہر ہوں۔ چاند کے مختلف شکلوں (PHASES) میں نمودار ہونے اور اس کے اٹھائیس (۲۸) منزلوں میں دخول و خروج سے بھی پورے پورے واقف ہوں۔ نیز وہ چاند کے عروج و زوال کے درجات اور اس کے سورج اور ہماری زمین سے تعلقات و اثرات کو بخوبی سمجھیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ ان کمیٹیوں میں صرف وہی عہدہ دار اور علماء کرام شامل کئے جاتے ہیں جنہیں حکومت اپنی صوابدید کے مطابق مقرر کرتی ہے۔ شریعت اور علم ہیئت سے واقف ہوں یا نہ ہوں۔

یہ تو کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ مسلمانوں کے جملہ اعمال رؤیت ہلال پر ہی منحصر ہیں۔ مثلاً محرّم۔ عشرہ۔ اربعین۔ میلاد النبیؐ۔ میلاد الائمہؑ وفات و شہادت معصومینؑ۔ شب برات شب قدر۔ رمضان۔ عید الفطر عید الاضحٰی اور صلوٰۃ۔ زکوٰۃ۔ خمس۔ حج وغیرہ وغیرہ غرضیکہ ہماری سب عبادات اور تکالیف شرعیہ رؤیت ہلال و طلوع و غروب آفتاب ہی سے وابستہ ہیں لیکن انتہائی حیرت کا

ظاہر ہے کہ اگرچہ مسلمانوں نے بے شمار درس گاہیں کھول رکھی ہیں اور پاکستان کے معرض وجود میں آجانے سے تو اور زیادہ دینی مدارس کھل گئے ہیں۔ جن میں قرآن مجید۔ حدیث۔ فقہ اور دیگر علوم اسلامی کی تعلیم درسِ خارجہ اور درسِ نظامی تک دی جاتی ہے۔ لیکن علم ہیئت نہیں پڑھایا جاتا۔ اور چاند کے بارے میں تو ہمارے علماء کرام کی واقفیت نہایت محدود بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ وہ بیچارے یہ بھی نہیں جانتے کہ چاند ہے کیا چیز؟ اس میں ہمیں جو دھبے نظر آتے ہیں وہ کیا ہیں؟ اور روشنی کیوں دیتا ہے؟

غور کریں۔ دنیا کہاں سے کہاں جا پہنچی۔ روس اور امریکہ کے سائنسدانوں نے خلاء کا کونہ کونہ چھان مارا۔ روس نے تو چاند پر اپنا سرخ جھنڈا گاڑ دینے کا دعویٰ بھی کر دیا۔ چاند کے اُس پار کی جو ہماری نظروں سے اوجھل ہے تصویریں بھی اتار لی گئی ہیں۔ اس کی سطح پر بڑے بڑے میدان۔ ریگستان۔ آتش فشاں پہاڑ جو سرد ہو چکے ہیں۔ ان سے نکلے ہوئے لاوا کے منجمد دریا اور غار بھی دریافت ہو گئے ہیں۔ بلکہ اس پر ایک کئی میل لمبا پل بھی نظر آگیا ہے[1]۔ روس اور امریکہ میں رسہ کشی ہو رہی ہے اور دونوں ملک چاند کی سطح پر انسان اتارنے کی تیاریوں میں منہمک ہیں۔ اب (مارچ ۱۹۶۶ء[2]) جبکہ یہ سطور لکھی جا رہی ہیں۔ اخبارات نے اعلان کیا ہے کہ چاند پر ایسا راکٹ بھیجا جا رہا ہے جو اس سے صرف چند فٹ کے فاصلے پر گردش کر کے ایسے مقامات کی تصویریں لیگا۔ جو انسان کے اترنے کے لئے موزوں ہوں۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۹۷۰ء میں پہلا انسان چاند پر اتار دیا جائے گا۔ الا ماشاء اللہ۔

---

[1] ۱۹۔ جولائی ۱۹۵۳ء جان اونیل نے چاند کی ایک مشہور سطح کے کناروں پر دو پہاڑیاں دیکھیں جنہیں ایک بے حد بڑا پل آپس میں ملائے تھا۔ اگرچہ اس علاقے کا پہلے کافی مشاہدہ کیا تھا۔ مگر یہ پہلے پہل نہیں دیکھا گیا۔ ایک مہینہ کے بعد ڈاکٹر ولکنز نے ان کی تصدیق کر دی۔ ۲۴۔ اگست کو ڈاکٹر ولکنز نے یہ پل دیکھا۔

(ماہنامہ آئینہ قسمت لاہور مئی ۱۹۵۶ء ص ۳۸)

[2] یہ سطور ابھی پریس میں نہیں گئیں کہ امریکہ کی حکومت نے ۲۔ جون ۱۹۶۶ء کو اپنا راکٹ سرویر (SURVEYOR) چاند پر اتار کر اس کی سطح کی تصویریں بھیجنی شروع کر دیں۔ اور انسان کے آرام سے اُتر جانے کے لئے موزوں جگہ بھی تلاش کر لی۔ (پاکستان ٹائمز لاہور مجریہ ۳۔ جون ۱۹۶۶ء)

لیکن بقول ائے ع زمین جنبد نہ جنبد گل محمد - ہمارا عالم دین ابھی تک یہ نہیں سمجھ سکا کہ چاند بھی ہماری ہی زمین کا حصہ ہے - جو عرصہ ہوا جب زمین سرد ہو ئی تھی - تو اس سے کٹ کر الگ ہو گیا تھا اور اس کا سیٹیلائٹ (SATELLITE) یعنی طفیلی سیّارہ بن کر زمین کے گرد گھوم رہا ہے - وہ نہیں جانتا کہ چاند گھٹتا بڑھتا کیوں ہے؟ اس کے غروب ہونے کا مطلب کیا ہے؟ مہینہ کے آخری دو تین دن یہ کہاں غائب رہتا ہے؟ پھر ہلال بن کر کس دن - کس وقت اور افق کے کس مقام سے نمودار ہوگا؟ کاش کہ ہمارے دینی مدرسوں میں جہاں صرف اور نحو - منطق اور معانی - فلسفہ اور تفسیر حدیث اور تاریخ - فقہ اور کلام اور دیگر علوم خادمہ کے اسباق رٹائے جاتے ہیں - وہاں طلباء کو علم ہیئت پڑھانے کا انتظام بھی کر دیا جاتا - تاکہ چاند کے بارے میں واقفیت حاصل کرکے ہمارے علماء رؤیت ہلال کا صحیح صحیح وقت اور مقام معیّن کر سکتے - جس سے ہماری عبادات درست اور صحیح تاریخوں پر ادا ہو سکیں اور ہر سال کی دانتا کل کل ختم ہو کر کم از کم ان مقامات پر جو ایک ہی افق پر واقع ہوں ایک ہی دن عید ہو جایا کرے - اور ہمیں غیر مسلم اقوام کا مضحکہ بننے سے نجات مل جائے - آمین

واضح ہو کہ چاند اور دیگر کرات کے متعلق سائنسی تحقیقات اور انکشافات مغربی ممالک انگلینڈ اور امریکہ وغیرہ کے اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں - جو سب انگریزی زبان میں ہوتے ہیں - اسی طرح روسی انکشافات بھی شائع ہوتے رہتے ہیں - نیز ہمارے اپنے پاکستانی انگریزی روزناموں میں بھی ایسے تحقیقی اور سائنسی مضامین کی اشاعت ہوتی رہتی ہیں - ایک امریکی رسالہ "سیربین" اردو زبان میں امریکہ کا دفتر اطلاعات کراچی سے شائع کرتا ہے جس میں ایسی سب تحقیقات درج ہوتی ہیں - اگرچہ ہمارے علماء کرام میں انگریزی دانوں کی کمی نہیں لیکن جو انگریزی نہیں جانتے وہ اردو رسائل اور اخبارات کا مطالعہ کرکے اپنی معلومات میں اضافہ کر سکتے ہیں - لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے علماء کرام ایسے سائنسی معلوماتی مضامین کی طرف توجہ ہی نہیں دیتے - ورنہ وہ ان انکشافات سے ناواقف نہ رہیں -

بہر حال اس مختصر رسالہ میں رؤیت ہلال کے متعلق کچھ لکھا جاتا ہے تاکہ قارئین عظام اپنے اپنے افق کے مطابق رؤیت سے کئی دن قبل اس کا وقت اور مقام معیّن کر سکیں -

چنانچہ پہلے شرعی احکام لکھے جاتے ہیں - اور بعد میں چاند کے متعلق جدید انکشافات لکھے جائیں گے اور رویت ہلال کے قاعدہ "ابجز و بود" کے علاوہ جو جناب امیر المومنین حضرت علی علیہ السّلام سے منقول ہے

جسے آپ نے کوہ آمل کے لوگوں کو تعلیم فرمایا تھا۔ وہ حسابی طریقہ بھی درج کیا جائیگا۔ جس سے پہلی کے چاند کے نظر آنے کا وقت اور افقی مقام معیّن کیا جا سکے گا۔

وما توفیقی الّا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

چاند کے متعلق معلومات اور اس سے وابستہ عبادات

(معلومات) از روئے قرآن

چاند وقت معلوم کرنے کا ذریعہ ہے

۱۔ یسئلونک عن الاھلّۃ قل ھی مواقیت للناس والحج (پ۲ بقرہ ع۲۴)

ترجمہ:۔ (اے رسولؐ) لوگ آپ سے ہلالوں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہدیں کہ یہ لوگوں کو اوقات اور حج کے ایام معلوم کرانے کا ذریعہ ہیں اھلّہ ہلال کی جمع ہے۔ چونکہ سال کے باراں مہینے ہوتے ہیں۔ اور ہر مہینے کی پہلی کے چاند کو ہلال کہتے ہیں۔ اس لئے باراں مہینوں کے لئے لفظ ہلال بصیغۂ جمع (اھلّہ) لایا گیا ہے۔

سال کے باراں مہینے ہیں

۲۔ انّ عدّۃ الشّھور عند اللہ اثنا عشر شھرًا فی کتاب اللہ یوم خلق السماوات والارض (پ۱۰ توبہ ع۵) ترجمہ: تحقیق اللہ تعالیٰ کے نزدیک مہینوں کی تعداد جس دن سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے خدا کی کتاب میں باراں مہینے ہے۔

چاند کی گردش مطابق حساب ہے

۳۔ الشّمس والقمر بحسبان (پ۲۷ الرحمٰن ع) ترجمہ:۔ سورج اور چاند حساب کے مطابق گردش کرتے ہیں۔

۴۔ والشّمس والقمر حسابًا (پ۷ الانعام ع۱۳) ترجمہ:۔ اور سورج اور چاند کو حساب (کرنے کا ذریعہ) قرار دیا۔

چاند کی منزلیں ذریعۂ حساب ہیں

۵۔ قدرہ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب (پ۱۱ یونس ع ۱)
ترجمہ :- چاند کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو۔

۶۔ والقمر قدرناہ منازل حتیٰ عاد کالعرجون القدیم (پ۲۳ یٰسین ع ۳)
ترجمہ :- اور ہم نے چاند کی منزلیں مقرر کیں تا اینکہ وہ کھجور کی پرانی شاخ کی طرح (ہلالی شکل میں خمیدہ) ہو کر پلٹا۔

۷۔ وجعلنا الیل والنہار ایتین فمحونا ایۃ الیل وجعلنا ایۃ النہار مبصرۃ لتبتغوا فضلاً من ربکم ولتعلموا عدد السنین والحساب (پ۱۵ بنی اسرائیل ع ۲)
ترجمہ: اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں قرار دیا۔ پس رات کی نشانی (چاند) کو دھندلا بنایا اور دن کی نشانی (سورج) کو روشن بنایا تاکہ تم لوگ اپنے پروردگار کا فضل (معاش) ڈھونڈھتے پھرو اور تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب کو معلوم کر لیا کرو۔

چاند فضاء آسمان میں تیر رہا ہے

۸ لا الشمس ینبغی لہا ان تدرک القمر ولا الیل سابق النہار وکل فی فلک یسبحون (پ۲۳ یٰسین ع ۳) ترجمہ :- سورج سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ چاند کو پالے اور نہ رات دن سے آگے بڑھ جانے والی ہے۔ اور یہ سب آسمان میں تیرتے رہتے ہیں

سورج اور چاند انسان کے لئے قابلِ تسخیر ہیں

۹۔ سخر الشمس والقمر (پ۱۳ رعد ع ۱) ترجمہ سورج اور چاند مسخر کر دئے۔

۱۰۔ سخر لکم الشمس والقمر (پ۱۳ ابراہیم ع ۵) ترجمہ تمہارے لئے سورج اور چاند مسخر کر دئے

عبادات (از روئے قرآن) :-

روزے رکھنے کا چاند

۱۱ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن … فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ (پ۲ بقرع ۲۳) ترجمہ :- رمضان کے مہینہ میں قرآن نازل کیا گیا … پس جو شخص تم میں سے اس ماہ میں (گھر پر) حاضر ہو یا موجود ہو وہ تمام مہینہ کے روزے رکھے۔

حج کی ادائیگی کا چاند

۱۲۔ وللہ علی الناس حج البیت (پ۴ آل عمران ع۱۰) ترجمہ: اور لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج کرنا واجب ہے۔

۱۳۔ الحج اشہر معلومات (پ۲ بقرہ ع۲۵) ترجمہ: حج کے مہینے معلوم ہیں۔ (شوال۔ ذیقعد۔ ذوالحجہ)

۱۴۔ یوم الحج الاکبر (پ۱۰ توبہ ع۱) ترجمہ: حج اکبر کے دن۔

محرم الحرام کا چاند

۱۵ یسئلونک عن الشہر الحرام قتال فیہ ط قل قتال فیہ کبیر ط وصد عن سبیل اللہ وکفر بہ والمسجد الحرام ق واخراج اھلہ منہ اکبر عند اللہ والفتنۃ اکبر من القتل ہ (پ۲ بقرہ ع۲۷) ترجمہ:۔ (اے رسولؐ) لوگ آپ سے محرم الحرام کے مہینہ کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس میں لڑنا کیسا ہے۔ کہہ دیں کہ اس میں جنگ کرنا بڑا گناہ ہے۔ اور (یاد رکھو کہ) خدا کی راہ سے روکنا اور خدا کا انکار کرنا اور مسجد الحرام سے روکنا اور اس کے اہل کو اس سے نکال دینا خدا کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے اور فساد برپا کرنا خونریزی سے بڑھ کر ہے۔

شب قدر کا چاند

۱۶۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ہ وما ادرٰک ما لیلۃ القدر ہ لیلۃ القدر خیر من الف شہر ہ (پ۳۰ القدر ع) ترجمہ:۔ یقیناً ہم نے اس کو شب قدر میں نازل کیا۔ اور تجھے کس چیز نے بتایا کہ شب قدر کیا چیز ہے۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

عید کا چاند

۱۷ موعدکم یوم الزینۃ (پ۱۶ طٰہٰ ع۳) ترجمہ:۔ تمہارے لئے وعدہ کا وقت عید کا دن ہے۔

عید میلاد النبی

۱۸۔ وسلام علیہ یوم ولد (پ۱۶ مریم ع۱) ترجمہ: اور اس (نبی) پر سلامتی ہے جس دن کہ اس کی ولادت ہوئی۔

۱۹۔ والسلام علیّ یوم ولدت (پ۱۶ مریم ع۲) ترجمہ:۔ اور مجھ (نبی) پر خاص سلامتی ہے۔

جس دن کہ میری ولادت ہوئی۔

یوم وفات النبی

۲۰ - وسلام علیہ یوم وُلد و یوم یموت و یوم یُبعث حیاً (پ۱۶ مریم ع۱)

ترجمہ :- اور اس (نبی) پر سلامتی ہے جس دن کہ اس کی ولادت ہوئی۔ اور جس دن اس کی وفات ہوگی اور جس دن وہ زندہ کرکے اٹھایا جائے گا۔

۲۱ - والسلام علیّ یوم وُلدت و یوم اموت و یوم اُبعث حیاً (پ۱۶ مریم ع۲)

ترجمہ :- اور مجھ (نبی) پر خاص سلامتی ہے جس دن کہ میری ولادت ہوئی اور جس دن میری وفات ہوگی۔ اور جس دن میں زندہ کرکے اٹھایا جاؤنگا۔

از روئے حدیث :-

روزہ رکھنے اور افطار کے لئے رؤیت ہلال کی شرط

۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال انہ سئل عن الاھلۃ فقال ھی اھلۃ الشھور فاذا رایت الھلال فصم واذا رایتہ فافطر (استبصار ثانی ص ۲۵۲-۲۵۳ - فروع کافی ج ۱ ص ۱۸۴ کتاب الصیام) ترجمہ :- امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہلالوں کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ یہ مہینوں کے چاند ہیں پس جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھ لو اور جس وقت اسے دیکھو۔ تو روزہ افطار کر لو۔ (یعنی رمضان کا چاند دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرو اور شوال کا چاند دیکھ کر روزے رکھنا بند کر دو)۔

۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لیس علی اھل القبلۃ الا الرؤیۃ ولیس علی المسلمین الا الرؤیۃ۔ (فروع کافی ج ۱ ص ۱۸۴ من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱۳۷)

ترجمہ :- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ چاند دیکھے بغیر اہل قبلہ پر روزہ نہیں ہے اور مسلمانوں پر بغیر چاند دیکھے روزہ نہیں ہے۔

۳ - عن ابی جعفر ع قال اذا رایتم الھلال فصوموا واذا رایتموہ فافطروا (فروع کافی ج ۱ ص ۱۸۴ - من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱۳۷) ترجمہ :- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزے رکھنا شروع کرو اور جب تم (شوال کا) چاند دیکھ

تو روزے رکھنا بند کر دو۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ ع قال الصوم للرؤیۃ والفطر للرؤیۃ (من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱۳۷ استبصار قلمی ص ۲۵۲) ترجمہ:۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ روزہ (رمضان کا) چاند دیکھ کر ہوتا ہے اور اسے افطار کرنا (شوال کا) چاند دیکھنے پر ہی ہوتا ہے۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ ع قال صم لرؤیۃ الھلال وافطر لرؤیتہ (استبصار قلمی ص ۲۵۳) ترجمہ: فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ (رمضان کا) چاند دیکھ کر روزے رکھو اور (شوال کا) چاند دیکھ کر روزے رکھنا بند کرو۔

رؤیت ہلال کے لئے شہادت

۶۔ قال علی علیہ السلام لا تقبل شھادۃ النساء فی رؤیۃ الھلال الا شھادۃ رجلین عدلین (من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱۳۷) ترجمہ:۔ فرمایا حضرت علی علیہ السّلام نے کہ رؤیت ہلال میں عورتوں کی گواہی قبول نہ کی جائیگی۔ مگر دو عادل مردوں کی گواہی (قبول کی جائے گی)

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان علی ع یقول لا اجیز فی الھلال الا شھادۃ رجلین عدلین۔ (فروع کافی ج ۱ ص ۱۸۴) ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ رؤیت ہلال میں نہیں جائز ہوتی گواہی مگر دو عادل مردوں کی۔

۸۔ قال امیر المومنین ع لا یجوز شھادۃ النساء فی الھلال ولا یجوز الا شھادۃ رجلین عدلین (فروع کافی ج ۱ ص ۱۸۴) ترجمہ:۔ فرمایا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے کہ رؤیت ہلال کے لئے عورتوں کی گواہی جائز نہیں مگر دو عادل مردوں کی گواہی۔

چاند کو دیکھ کر بتانا کہ رؤیت ہلال کو کتنے دن ہوئے

۹۔ عن ابی عبد اللہ ع قال اذا غاب الھلال قبل الشفق فھو للیلۃ واذا غاب بعد الشفق فھو للیلتین (فروع کافی ج ۱ ص ۱۸۴ من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱۳۷) ترجمہ:۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب ہلال شفق سے پہلے غائب ہو جائے تو

وہ ایک ہی رات کا ہے اور جب شفق کے بعد غائب ہو جائے تو دو راتوں کا ہوگا۔

سابقہ مہینوں کے ایام کی گنتی سے چاند کی رؤیت بتانا

۱۰- عن ابی عبد اللہ علیہ اذا صح ھلال شھر رجب فعد تسعة وخمسین یوماً وصم یوم الستین (فروع کافی ج ۱ ص ۱۸۴- من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱۳۷)

ترجمہ:- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رجب کے مہینے کا ہلال صحیح ہو۔ تو انسٹھ (۵۹) دن گن لو۔ اور ساٹھویں دن (رمضان) کا روزہ رکھ لو۔

تعیین ہلال جب کہ مطلع ابر آلود ہو

۱۱- عن عمران الزعفرانی قال قلت لابی عبد اللہ ع ان السماء تطبق علینا بالعراق الیوم والیومین والثلثة فای یوم نصوم قال انظر الیوم الذی صمت من السنة الماضیة وعد خمسة وصم یوم الخامس (فروع کافی ج ۱ ص ۱۸۴- ۱۸۵)

ترجمہ: عمران زعفرانی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ عراق میں ہم پر آسمان کبھی کبھی ایک دن اور دو دن اور تین دن کیلئے ابر آلود رہتا ہے۔ لہذا ہم کس دن سے (ماہ رمضان کا) روزہ رکھیں۔ آپ نے فرمایا جس دن گذشتہ سال روزہ رکھا تھا۔ اس کی طرف نظر کرو اور پانچ دن گن کر پانچویں دن روزہ رکھ لو۔

۱۲- عن عمران الزعفرانی قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام انما نمکث فی الشتاء الیوم والیومین لا یری الشمس ولا نجم فای یوم نصوم قال انظر الیوم الذی صمت من السنة الماضیة وعد خمسة ایام وصم الیوم الخامس (فروع کافی ج ۱ ص ۱۸۵، من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱۳۷)

ترجمہ:- عمران زعفرانی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا۔ کہ سردیوں میں ہم ایک دن اور دو دن انتظار کرتے رہتے ہیں۔ نہ سورج ہی دکھائی دیتا ہے نہ ستارہ ہی پس ہم کس دن سے (ماہ رمضان کا) روزہ رکھیں۔ آپ نے فرمایا جس دن گذشتہ سال روزہ رکھا تھا اس کی طرف دیکھو اور پانچ دن گن کر پانچویں دن روزہ رکھ لو۔

۱۳- عن احدھما یعنی ابا جعفر وابا عبد اللہ قال شھر رمضان یصیبہ ما یصیب

الشهور من النقصان فاذا صمت تسعة و عشرين یوماً ثم تغیمت السماء فاتم العدة ثلثین (استبصار قلمی ص ۲۵۲) ترجمہ:- امامین یعنی امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی ایک نے فرمایا۔ کہ جس طرح دوسرے مہینوں کو نقصان پہنچتا ہے اسی طرح ماہ رمضان کو بھی پہنچتا ہے۔ پس جب تم انتیس ۲۹ دنوں کے روزے رکھ چکو۔ پھر آسمان ابر آلود ہو جائے تو تیس ۳۰ دنوں کی مدت پوری کر لیا کرو۔ (یعنی اگر ماہ شوال یا عید الفطر کا چاند بوجہ مطلع ابر آلود ہو جانے کے نظر نہ آئے تو ماہ رمضان کے تیس ۳۰ روزے پورے کر کے عید کر لو)

۱۴ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال صم لرویته وافطر لرویته فان شهد عند کم شاهدان مرضیان بانهما رایاه فاقضه (تہذیب الاحکام کتاب الصوم) ترجمہ۔ فرمایا امام جعفر صادق ع نے۔ چاند دیکھ کر روزہ رکھ اور چاند دیکھ کر افطار کر پھر اگر دو شاہد عادل یہ گواہی دیں کہ انہوں نے ہلال ایک دن قبل دیکھا تھا۔ تو اس دن کے عوض روزے کی قضا دیدے۔

۱۵ - سئل عن الاهلة قال هی للشهور فاذا رایت الهلال فصم واذا رایته فافطر قلت ارایت ان کان الشهر تسعة و عشرین یوماً اقضی ذلک الیوم فقال لا الا ان تشهد لک بینة عدول فان شهدوا انهم راوا الهلال قبل ذلک فاقض ذلک الیوم (تہذیب الاحکام ۔کتاب الصوم) ترجمہ:۔ آپ سے ہلال کی بابت پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ یہ مہینوں کے چاند ہیں۔ پس جب تو چاند دیکھ لے تو روزہ رکھ اور جب دوسرا چاند دیکھ لے تو افطار کرے۔ میں (راوی) نے عرض کیا آپ کیا فرماتے ہیں۔ اگر مہینہ ۲۹ کا ہو جائے۔ ۲۹ کو عید کا چاند دکھائی دے جائے۔ تو کیا اس دن کی قضا کروں (اور تیس دن پورے) تو فرمایا۔ نہیں (کیونکہ مہینہ ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے) مگر یہ کہ عادل گواہ کہدیں کہ انہوں نے (ماہ رمضان کا چاند) ایک دن قبل دیکھا تھا۔ تو اس دن کی قضا دیدے۔

۱۶ - عن ابی جعفر قال قال امیر المومنین ع ان رایتم الهلال فافطروا او تشهد علیه عدل من المسلمین وان لم تروا الهلال الا من وسط النهار او اخره فاتموا الصیام

الی اللیل فان غم علیکم فعدوا ثلثین لیلۃ ثم افطروا۔ (تہذیب الاحکام۔ کتاب الصوم)

ترجمہ:۔ حضرت امام باقرؑ فرماتے ہیں۔ کہ جناب امیرالمومنینؑ نے فرمایا۔ اگر تم چاند دیکھ لو تو روزہ کھول لو۔ یا اگر عادل مسلمان شہادت دے دیں۔ اور اگر وہ ہلال وسط النہار یا آخر نہار (دن میں) دیکھ لیں۔ تو (اسی وقت افطار نہ کرو) پس اگر چاند کی رؤیت تم پر مشتبہ ہو جائے تو تیس دن گن لو۔ اور افطار کرلو۔

از روئے فقہ (فتاوئی مجتہدین عظام):۔

۱۔ جامع عباسی باب چہارم فصل اوّل ص ۲۹: (خاتم المجتہدین سرکار مولانا الشیخ بہاء الدین محمد بن حسین بن عبدالصمد الحارثی الہمدانی الجبعی العاملی طاب ثراہ دفی الجنان مثواہ کا کلام اور فتوی):۔

قسم اول روزہ ماہ رمضان است وثابت میشود داخل شدن ماہ رمضان بیکی از سہ چیز اوّل آنکہ معلوم شود کہ سی روز ماہ شعبان گذشتہ دوم شیاع یعنی جمعے کثیر کہ از سخن ایشان ظن حاصل شود واخبار نمایند کہ ماہ را دیدہ اند سوم آنکہ دو مرد عادل گواہی دہند کہ ماہ را دیدہ اند۔ پس اگر دو زن عادلہ یا آنکہ یک مرد عادل و دو زن یا بیشتر کہ عادل باشند گواہی دہند کہ ماہ را دیدہ اند بگواہی ایشان ثابت نمی شود مگر آنکہ بسرحد شیاع رسد وبحساب تقویم وغیر آن داخل شدن ماہ ثابت نمیشود۔

ترجمہ:۔ قسم اوّل ماہ رمضان کا روزہ ہے۔ اور ثابت ہوتا ہے ماہ رمضان کے داخل ہونے سے تین چیزوں میں کسی ایک سے اوّل یہ کہ معلوم ہو جائے کہ ماہ شعبان سے تیس دن گذر گئے۔ دوم شیاع یعنی ایک بہت بڑی جماعت جن کی بات سے یقین حاصل ہو جائے خبر دے کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے۔ سوم یہ کہ دو عادل مرد گواہی دیں کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے۔ پس اگر دو عادل عورتیں یا ایک عادل مرد اور دو یا زیادہ عادل عورتیں گواہی دیں کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے ان کی گواہی سے ثابت نہیں ہوتا مگر یہ کہ شیاع کی حد تک پہنچ جائے۔ اور جنتری یا اس کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے چاند کا داخل ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

۲۔ خزینۃ الرشاد ترجمہ ذخیرۃ العباد ص ۱۸۲۔ (سرکار شریعتمدار حضرت حجۃ الاسلام آقا اخوند مرزا

محمد کاظم آیۃ اللہ الخراسانی قدس اللہ سرہ و نور اللہ ضریحہ کا حکم اور فتویٰ):-
س ۔ ماہ رمضان کے داخل ہونے کی علامتیں اور نشانیاں بیان فرمائیں ؟
ج ۔ اس کی چار نشانیاں ہیں ۔ اوّل ۔ ہلال (نیا چاند) کا دیکھنا اگرچہ کسی اور شخص نے نہ دیکھا ہو ۔ دوّم ماہ شعبان کے ہلال سے تیس ۳۰ دن گزر جانا ۔ اسی طرح ماہ رمضان کے ہلال سے تیس ۳۰ دن گذرنے سے ماہ شوال (عیدالفطر) کا ہلال معلوم ہو جاتا ہے ۔ سوّم دو عادل شخصوں کا شہادت دینا جبکہ آسمان صاف نہ ہو ۔ بشرطیکہ وہ چاند دیکھنے کی شہادت دیں اور ہلال کی شکل و صورت وغیرہ اوصاف کے بیان میں یکساں گواہی دیں ۔ چہارم شیاع یعنی مشہور ہو جانا ۔ اس طرح پر کہ ایک جماعت بیان کرے کہ ہم نے چاند کو دیکھا ہے اور اس ذریعہ سے جب علم حاصل ہو جائے ۔ ہلال ثابت ہو جاتا ہے ۔

۳ ۔ ذخیرۃ العباد لیوم المعاد ص ۸۰ (سرکار حجۃ الاسلام آقا میرزا محمد حسین نائینی اعلی اللہ مقامہ کا فتویٰ):-

س ۔ دخول شہر رمضان بچند چیز ثابت میشود ؟

ترجمہ :- ماہ رمضان کا داخل ہونا کتنی چیزوں سے ثابت ہوتا ہے ؟

ج ۔ بہ پنج چیز اوّل دیدن ہلال ہر چند دیگرے ندیدہ باشد ۔ دوم بگذشتن سی روز از ہلال شہر رمضان ثابت قطعی است سیّم بشہادت عدلین اگر موافق باشند در شہادت در وصف ہلال و شہادت دہند بدیدن چہارم شیاع است باینکہ جمعے بگویند کہ ماہ را دیدیم و ثابت بشود دیدن ہلال با حصول علم پنجم حکم مجتہد نافذ الحکومت است و مطلقاً قائم مقام علم است علی الاظہر ۔

ترجمہ :- پانچ چیزوں سے اوّل ہلال (نیا چاند) کا دیکھنا اگرچہ کسی اور شخص نے نہ دیکھا ہو ۔ دوّم ۔ ماہِ رمضان کے ہلال (نیا چاند) سے تیس دن گذر جانے سے قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے سوّم دو عادل مردوں کی گواہی سے جبکہ وہ چاند دیکھنے کی شہادت میں اس کی صفت (شکل و صورت وغیرہ) میں متفق ہوں ۔ چہارم شیاع یعنی مشہور ہو جانا اس طرح پر کہ ایک جماعت بیان کرے کہ ہم نے چاند کو دیکھا ہے اور اس ذریعہ سے جب علم حاصل ہو جائے ۔

ہلال ثابت ہو جاتا ہے پنجم۔ ایسے مجتہد کا حکم جس کی علامت نافذ ہو (یعنی حاکم شرع ہو) اور یہ مطلقاً علم کے قائم مقام ہے علی الاظہر (یعنی فتوی میں اظہر ہے)

۴۔ تحفۃ العوام ص ۱۶۲ (مصدقہ و محشی حسب فتاویٰ آقائے حاج السید حسین طباطبائی بروجردی علی مقام)

ثبوت رؤیت ہلال

(۱) اپنی آنکھ سے چاند دیکھنا پس جس نے چاند دیکھا اس پر روزہ واجب ہے۔ اگرچہ دوسروں نے چاند نہ دیکھا ہو۔

(۲) ماہ شعبان کے تیس روز گزر جائیں۔ اگرچہ ماہ رمضان کا چاند نظر نہ آئے تب بھی اس روز روزہ رکھنا واجب ہے۔ اسی طرح ماہ رمضان کے تیس دن گزر جانے کے بعد ہلالِ ماہِ شوال (عید الفطر) ثابت ہوتا ہے۔

(۳) رؤیت ہلال کی دو عادل گواہی دیں۔ اس طور سے کہ وہ چاند دیکھنے کی گواہی میں متفق ہوں ان کی شہادت مقبول ہوگی۔

(۴) شیاع (شہرتِ عامہ) یعنی لوگ عام طور پر یہ کہیں کہ ہم نے چاند دیکھا۔ اگر اس شیاع کا علم ہو تو ہلال ثابت ہوگا

(۵) مجتہد جامع الشرائط کا حکم بشرطیکہ اس کی غلطی کا یقین نہ ہو۔

ان امور کے علاوہ جنتری یا کسی دوسرے حساب کا چاند کے متعلق اعتبار نہیں ہے۔ اور اگر ایک شہر میں چاند ہو جائے اور دوسرے شہر میں ثابت نہ ہو تو اگر یہ دونوں شہر قریب کے ہوں یا دونوں کا افق ایک ہو تو ایک مقام پر چاند کی رؤیت دوسری جگہ کے لئے کافی ہوگی

۵۔ مذکورہ بالا فتویٰ عربی زبان میں از عملیہ سرکار بروجردی ؒ

المسائل الفقهية طبع نجف اشرف المجلد الاول الطبعة الثانية المطبعة العلمية ۱۳۷۰ھ ص ۲۲۲

علامات دخول الشهر

(الاوّل) رؤية الهلال فيجب الصوم او الافطار لمن راه وان لم يره غيره۔

(الثاني) اكمال العدة بان يمضي على الشهر الفائت ثلاثون يوماً وان لم يشاهد الهلال احد

(الثالث) شهادة عدلين اذا اتفقت الشهادة فی وصف الهلال ولا یتوقف
قبول شهادتهما علی حکم الحاکم بل تقبل شهادتهما وان ردالحاکم
من جهة عدم ثبوت عدالتهما لدیه -
(الرابع) الشیاع وهو اخبار جماعة برؤیته یوجب اخبارعلم بثبوته
ولو حصل من اخبارهم الظن ففی اثباته بذلک محل تأمل -

ترجمہ :- (اول) رؤیت ہلال سے روزہ اور افطار واجب ہو جاتا ہے اس شخص کے لئے جس نے اسے دیکھا ہو اور اگرچہ اس کے علاوہ کسی نے نہ دیکھا ہو (دوم) مقدار کا پورا کرنا وہ اس طرح کی گذشتہ مہینہ کے تیس ۳۰ دن گذر گئے ہوں اگرچہ ہلال کو کسی ایک شخص نے بھی نہ دیکھا ہو (سوم) دو عادل مردوں کی گواہی جبکہ ہلال کے وصف میں وہ شہادت میں متفق ہوں اور شہادت کا قبول کرنا حاکم شرع کے حکم تک موقوف نہ رکھا جائے۔ بلکہ دونوں کی شہادت قبول کرلی جائے اگرچہ ان دونوں کی اس کے نزدیک عدالت ثابت نہ ہو (چہارم) شیاع اور وہ ایک جماعت کا چاند دیکھنے کی خبر دینا ہے - اس شیاع کا علم ہلال کا ثابت ہونا واجب کر دیتا ہے اور اگر ان کی خبر سے صرف ظن حاصل ہو تو اس سے چاند ہونے کا ثبوت محل تامل میں ہوگا۔

۶ - توضیح المسائل ص ۲۸۶ تا ص ۲۸۸ (فتوٰی سرکار آیۃ اللہ العظمٰی آقائے السید حسین بروجردی طباطبائی اعلی اللہ مقامہ)

پہلی کا چاند ثابت ہونے کے طریقے

مسئلہ ۱۷۳۹ - پہلی کا چاند پانچ طریقوں سے ثابت ہوسکتا ہے -

(۱) انسان خود چاند دیکھے۔

(۲) ایسے لوگوں کا گروہ جن کے کہنے سے انسان کو چاند ہوجانے کا یقین ہوجائے بلکہ ہر وہ چیز کہ جس کی وجہ سے انسان کو چاند ہوجانے کا یقین ہوجائے۔

(۳) دو عادل کا کہنا کہ ہم نے آج رات چاند کو دیکھا ہے تو بھی اس سے اوّل ماہ ثابت ہو جائیگا۔ لیکن ان میں سے ہر ایک چاند کے اوصاف دوسرے کے خلاف بیان کرے تو پھر ایسی صورت میں ان کے کہنے سے پہلی کا چاند ثابت نہ ہوگا۔

(۴) جب شعبان کی پہلی سے تیس۳۰ دن گزر جائیں تو رمضان مبارک کی پہلی ثابت ہو جائیگی اور اگر رمضان مبارک کی پہلی سے تیس۳۰ دن گزر جائیں تو شوال (ہلال عید الفطر) کی پہلی ثابت ہو جائے گی۔

(۵) حاکم شرع یعنی مجتہد جامع الشرائط حکم دے دے کہ پہلی ہو گئی ہے۔ تو پھر بھی اس کے حکم کی تحت پہلی سمجھی جائیگی۔ لہذا جو چاند کے حکم کرنے میں مجتہد نہیں ہوتے۔ جیسے کہ لوگوں نے چاند کمیٹیاں بنا رکھی ہوں جن میں پہلے تو عدالت کے لحاظ سے چناؤ نہیں ہوتا۔ یا وہ سرے سے مجتہد ہی نہیں ہوتے۔ بلکہ معمولی عربی پڑھے لکھے ہوئے انسان ہوتے ہیں۔ (اور اکثر وہ بھی نہیں بلکہ انگریزی خواندہ سرکاری عہدہ دار ہوتے ہیں۔ کاظمی) تو ان کے حکم کی اطاعت میں نہ روزہ رکھا جا سکتا ہے۔ اور نہ ہی چھوڑا جا سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۷۴۱۔ علم نجوم کے ماہرین کی پیشگوئی سے چاند کی پہلی ثابت نہیں ہوگی۔ لیکن اگر کسی انسان کو ان کے کہنے سے یقین ہو جائے تو اسے اس پر عمل کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۷۴۲۔ چاند کا کافی اونچا ہونا یا چاند کا دیر میں جاڈوبنا دلیل نہیں بنے گی کہ اس سے سابقہ رات کو پہلی تھی۔

مسئلہ ۱۷۴۳۔ جب کسی شخص کیلئے ماہ رمضان کی پہلی ثابت نہ ہو سکے۔ اور اس نے دن میں روزہ بھی نہ رکھا ہو لیکن بعد میں دو عادل مرد کہدیویں کہ رمضان المبارک کی پہلی ہو چکی تھی تو اسے چاہیئے کہ پہلی کے روزے کی قضا بعد میں بجا لائے۔

مسئلہ ۱۷۴۴۔ جب ایک شہر میں چاند کی پہلی ثابت ہو جائے تو دوسرے شہر والوں کے لئے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ مگر جب وہ دونوں شہر ایک دوسرے کے بہت قریب ہوں۔ یا ان دونوں کا افق ایک ہو۔

مسئلہ ۱۷۴۵۔ ایک شہر سے تار دے دینے سے چاند کی پہلی ثابت نہ ہوگی مگر جب علم ہو کہ دونوں شہر ایک دوسرے کے قریب یا ایک ہی افق پر ہیں۔ اور تار کے متعلق بھی علم ہو کہ مجتہد کے حکم کی بنا پر دی گئی ہے یا دو عادلوں کی شہادت کے بعد دی گئی ہے۔ چونکہ ہمارے شہروں میں ان دونوں چیزوں کی رعایت نہیں کی جاتی۔ بلکہ کوئی شخص کسی کو یا انجمنوں کے آدمی

ایک جگہ سے دوسری جگہ تار دلوا دیتے ہیں اور ان میں وہ شرائط نہیں ہوتے کہ جو ان میں معتبر ہیں لہذا ایسی تاروں کا کوئی اعتبار نہیں۔

۷۔ فتویٰ سرکار آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید محسن حکیم طباطبائی مجتہد اعظم نجف اشرف مدظلہ العالی علی روس الموالی مندرجہ اخبار شیعہ لاہور مجریہ ۲۴ جنوری ۱۹۶۴ء ص ۵۔

رویت ہلال کے بیان میں

چاند یا تو اس یقین کے ذریعہ ثابت ہوتا ہے جو انسان کو بذات خود دیکھنے کے ذریعہ حاصل ہو۔ ہو یا متواتر خبر کے ذریعہ یا شیاع کے ذریعہ یا سابق چاند کی تیس ۳۰ تاریخیں گذر جانے کے ذریعہ۔ لہذا ماہ شعبان کی تیس ۳۰ تاریخیں گذر جانے کے ذریعہ ماہ رمضان کا ہلال ثابت ہو جاتا ہے۔ اور ماہ رمضان کی تیس ۳۰ تاریخیں گزر جانے کے ذریعہ ماہ شوال (عید الفطر) کا ہلال ثابت ہو جاتا ہے۔ اور یا دو عادل گواہوں کی شہادت کے ذریعہ یا اس حاکم شرع کے رؤیت کا حکم لگانے کے ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ جس کی خطا کا بھی علم نہ ہو۔ اور جس کے مستند یعنی جس امر پہ بنیاد رکھ کے حکم دگایا ہے اس کی خطا کا بھی یقین نہ ہو۔ اور چار عورتوں کی شہادت سے بھی ثابت نہیں ہو سکتا اور ایک عادل مرد کی شہادت سے بھی نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ کہ ساتھ اس کے قسم کو بھی منظم کر لیا جائے۔ اور نہ ہی اہل نجوم کی خبر کے ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی چاند کے ہالہ یعنی طوق کی شکل بنا لینے کے ذریعہ اور نہ افق مغرب کی سرخی زائل ہونے کے بعد غائب ہونے کے ذریعہ تاکہ یہ چیز اس امر پہ دلالت کرے کہ یہ چاند سابقہ رات کا ہے اور نہ ہی دو عادلوں کی شہادت سے اس وقت ثابت ہو سکتا ہے تاکہ یہ چیز اس پر دلالت کرے کہ یہ رؤیت کا دن ماہ لاحق میں سے ہے۔ اور نہ ہی ان صورتوں کے علاوہ اور کسی چیز کے ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹۔

دو عادل گواہوں کی شہادت کا حجت ہونا حاکم شرع کے ہاں اس کے قائم ہونے کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر وہ شخص اس پر اعتماد کریگا جس کو ان کی شہادت کا علم حاصل ہو جائے گا۔ اور حکم حاکم کا حجت ہونا بھی صرف اسی کے مقلدین سے خاص نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کے غیر پر بھی نافذ ہوگا۔ حتے کہ مجتہدین پر بھی نافذ ہوگا۔ اگرچہ کہ وہ حاکم مذکور سے اعلم بھی ہوں۔

مسئلہ ۲۰

جب ایک شہر میں چاند کی رؤیت ہو جائے تو دوسرے شہر میں تحقیق رؤیت کے لئے یہی کافی ہوتا ہے کہ وہ دونوں شہر افق میں اس طرح شرکت رکھتے ہوں کہ جب بھی رؤیت مذکورہ کے شہر میں چاند نظر آجائے تو اس دوسرے شہر میں بھی ضرور نظر آجاتا ہے۔ لیکن جب ان دونوں شہروں کا افق مختلف ہو تو پھر اس صورت میں اشکال ہے۔

واضح ہو کہ گذشتہ زمانہ عید الفطر کے دن کا تعین آسان تھا۔ چاند دیکھا عید کر لی جس جگہ لوگوں نے چاند نہ دیکھا عید نہ کی۔ حدیث اور فقہ میں اس کی مثالیں موجود ہیں۔ کہ پہاڑ کی چوٹی پر رہنے والے چاند دیکھ لیں تو عید کر لیں لیکن میدان میں رہنے والے اگر چاند نہ دیکھیں۔ تو محض پہاڑ والوں کی دیکھا دیکھی عید نہ کریں۔ اس زمانہ میں سائنس نے اتنی ترقی نہ کی تھی۔ نہ ریڈیو تھے نہ ٹیلی ویژن آج کل ترقی ہوئی۔ تو رؤیت ہلال کا مسئلہ اہم ہو گیا اور سوال پیدا ہو گیا کہ اگر مغرب کے لوگوں کو چاند نظر آجائے تو کیا مشرق کے لوگ بھی اسے شرعی شہادت کے طور پر تسلیم کر لیں۔ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض فقہاء کہتے ہیں کہ چونکہ مطالع (طلوع آفتاب کی جگہ۔ افق) میں اختلاف ہے۔ اس لئے اگر ایک افق پر چاند نظر آجائے دوسرے افق والوں کو اسے تسلیم کرنا ضروری نہیں

نیز یہ جو کہا جاتا ہے کہ اگر رؤیت ہلال کی تحقیق نہ ہو سکے۔ تو تیس دن کا مہینہ پورا کر لو۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے۔ جبکہ ہر گذشتہ مہینہ کی رؤیت تحقیق کر لی جاتی رہی ہو یہاں تو سوائے رمضان یا عید کا چاند دیکھنے کے دوسرے کسی چاند کی تحقیق نہیں کی جاتی۔ البتہ شیعہ حضرات محرم الحرام کے چاند کی بھی تحقیق کر لیا کرتے ہیں۔ کاش کہ مسلمان سال بھر کے ہر مہینہ کی تحقیق کر لیا کریں۔ تاکہ انہیں اپنا فریضہ ادا کرنے میں کوئی دشواری نہ پیش آیا کرے۔ اکثر یہ ہوگا کہ ایک مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور دوسرا تیس دن کا۔ اور عام لوگوں کے لئے اتنا ہی جان لینا کافی ہے۔ جس سے وہ اس فریضہ سے بری الذمہ ہو سکتے ہیں۔

رؤیت ہلال کا طریقہ جو جناب امیر المومنین حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہے

واقعہ یوں ہے کہ ایک دفعہ کوہ آمُل[1] کے رہنے والے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوئے کہ ہم پہاڑی علاقہ کے رہنے والے ہیں۔ ہمیں روزہ کس طرح رکھنا چاہیئے؟ سرکار رسالتماٰب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے تو یہی فرمایا۔ کہ صوموا للرویۃ وافطروا للرؤیۃ (چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزہ افطار کرو) وہ لوگ کہنے لگے کہ حضور۔ ہمارے ہاں تو یہ کیفیت ہے کہ دو دو دن یا تین تین دن چاند دکھائی ہی نہیں دیتا۔ اس لئے ہم رؤیت ہلال پر کس طرح عمل کر سکتے ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اذا غم علیکم فاقدروا لہ یا فعدوا لہ (جب رؤیت مشتبہ ہو جائے تو حساب کر لیا کرو) اس پر انہوں نے عرض کیا کہ سرکار ہم حساب نہیں جانتے۔ اسی قسم کے چند اور سوالات اور جوابات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں بھیج دیا۔ انہوں نے بھی ایسے ہی سوال وجواب کے بعد انہیں رؤیت ہلال کا ایک قاعدہ تعلیم فرما دیا۔ اس کا نام "قاعدہ ابجزد لبود" ہے۔ سوال کرنے والے تین مرد تھے اور تین عورتیں تھیں۔ ایک مرد کا نام "ابجزد" تھا اور عورت کا نام "بود" تھا۔ دوسرے مرد کا نام "زبج" تھا۔ اور اس کی عورت کا نام "ہو" تھا۔ تیسرے کا نام "ابدہ" تھا۔ اور اس کی عورت کا نام "زاج" تھا۔ حضرت علی علیہ السلام نے انہی لوگوں کے ناموں سے قاعدہ بنا دیا یعنی "ابجزد لبود" کے حرفوں سے سال بنائے۔ اور "زبج۔ ہو۔ ابدہ اور زاج" کے حرفوں سے مہینے بنائے۔ مثلاً

(۱) محرم۔ اس کے لئے "ز" کا حرف مقرر کیا۔ "ز" کے اعداد بحساب ابجد قمری ۷ ہیں۔

(۲) صفر۔ اس کے لئے دوسرا حرف "ب" رکھا۔ "ب" کے اعداد بحساب ابجد قمری ۲ ہیں۔

(۳) ربیع الاوّل۔ اس کے لئے تیسرا حرف "ج" رکھا۔ "ج" کے اعداد بحساب ابجد قمری ۳ ہیں۔

(۴) ربیع الثانی۔ اس کے لئے دوسرے نام "ھو" کا پہلا حرف "ھ" مقرر کیا جس کے اعداد ۵ ہیں

(۵) جمادی الاولیٰ۔ اس کے لئے "ھو" کا دوسرا حرف "و" مقرر کیا۔ "و" کے اعداد بحساب ابجد قمری

---

[1] حاشیہ صفحہ ۲۳ پر

(۶) جمادی الثانیہ - اس کے لئے تیسرے نام "ابدہ" کا پہلا حرف ا رکھا۔ ا کا عدد بحساب ابجد قمری ا (ایک) ہے۔

(۷) رجب - اس کے لئے "ابدہ" کا دوسرا حرف "ب" تجویز فرمایا۔ "ب" کے اعداد بحساب ابجد قمری ۲ ہیں۔

(۸) شعبان - اس کے لئے "ابدہ" کا تیسرا حرف "د" رکھا۔ "د" کے اعداد بحساب ابجد قمری ۴ ہیں۔

(۹) رمضان - اس کے لئے "ابدہ" کا چوتھا حرف "ہ" مقرر کیا۔ "ہ" کے اعداد بحساب ابجد قمری ۵ ہیں۔

(۱۰) شوال - اس کے لئے چوتھے نام "زاج" کا پہلا حرف "ز" مقرر کیا۔ جس کے اعداد بحساب ابجد قمری ۷ ہیں۔

(۱۱) ذیقعدہ - اس کے لئے "زاج" کا دوسرا حرف "ا" لیا۔ "ا" کا عدد بحساب ابجد قمری ا ہے

(۱۲) ذی الحجہ - اس کے لئے "زاج" کا تیسرا حرف "ج" لیا۔ "ج" کے اعداد بحساب ابجد قمری ۳ ہیں۔

اس قاعدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے جو نقشے تیار ہوئے۔ وہ آگے درج ہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ حضرت علی علیہ السلام کا فرمودہ قاعدہ رؤیت ہلال معلوم کرنے کے لئے نہایت جامع ہے۔ لیکن اس کو سمجھنے کے لئے بہت علم درکار ہے۔ جب تک کوئی صاحب علم الافلاک۔ ہیئت اور علم نجوم (سیارگان) میں ماہر نہ ہوں۔ نیز جنتری بنانے کے اصول سے بھی واقف نہ ہوں۔ اس قاعدہ "اہجز ولود" سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ البتہ ماہرین فن اس قاعدہ سے بہت کچھ استفادہ کر سکتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ سورج اور چاند کی سالانہ۔ ماہانہ اور روزانہ گردشیں مکمل اعداد پر پوری نہیں ہوتیں۔ بلکہ ان سب گردشوں میں کسر رہتی ہے[۱]۔ مثلاً چاند کا روزانہ دورہ ۲۹ دن ۱۲ گھنٹے ۴۴ منٹ اور ۲٫۸۷ سیکنڈ میں پورا ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر چاند کے دو مہینے تیس ۳۰ دن اور انتیس ۲۹ دن کے لئے جائیں۔ تو چاند کے دو مہینوں کے دورہ میں قریباً ایک گھنٹہ چند منٹوں اور چند سیکنڈوں کی کسر بڑھ جائے گی۔ اور سالانہ گردش میں تقریباً ۵ گھنٹوں کا فرق پڑ جائے گا۔ اور ہر چوتھے اور پانچویں سال ایک دن بڑھانا پڑے گا۔ اور اس وقت دو مہینے متواتر تیس تیس دن کے لینے پڑیں گے۔ لہٰذا اس قاعدہ سے استفادہ کے لئے علم حساب اور کسر دن کو نکالنے کا طریقہ جاننا نہایت ضروری ہے۔ جو شخص یہ علم نہیں جانتا۔ اور کسر نہیں نکال سکتا۔ وہ اگر بغیر کسر کو شمار کئے تاریخ نکالے گا۔ تو ہر مہینہ یکے بعد دیگرے تیس اور انتیس ۲۹ دن کا ہوگا۔ لیکن اس طرح

---

[۱] یہی وجہ ہے کہ انگریزی مہینوں میں بھی ماہ فروری ۲۸ دنوں کا کر دیا گیا اور اس میں بھی ہر چوتھے سال ایک دن کا اضافہ کر دیا گیا یعنی لیپ کے سال میں فروری ۲۹ دن کا ہوتا ہے۔ (غیاث الدین)

سال کا حساب پورا نہ ہوگا۔ کیونکہ قمری حساب والا سال ۳۵۴ دن ۸ گھنٹے اور ۴۸ منٹ کا ہوتا ہے۔ اور اگر ہر ایک مہینہ بالترتیب تیس۳۰ اور اُنتیس دن کا ہوگا۔ تو سال کے دن ۳۵۴ ہی ہونگے۔ باقی کسر کدھر جائے گی؟

یہی مشکل ہجری سال بنانے والوں کو پیش آئی تھی جس کا ذکر اگلے صفحات پر "ہجری سال" کے عنوان کے تحت کر دیا گیا ہے۔ اور ان لوگوں نے جو حل سوچا تھا۔ وہ بھی لکھ دیا گیا ہے۔

واضح ہو کہ جنتری منسوب بہ حضرت علی علیہ السلام ادارہ دیوبند (بھارت) نے شائع کی تھی۔ جس کی نقل ۱۳۴۷ھ سے ۱۳۸۲ھ تک یہاں درج کر دی گئی ہے۔ دوسری کتاب حیوٰۃ الحیوان دمیری کے ص ۱۰۸ پر ملی۔ افسوس ہے کہ مجھ سے کتاب حیوٰۃ الحیوان ہر دو جلد میرے ایک دوست جو مشہور حکیم ہیں اور اہلحدیث عقیدہ رکھتے ہیں۔ عاریتاً لے گئے۔ لیکن آج تیس۳۰ سال سے زائد گزر چکے ہیں باوجود تقاضا انہوں نے واپس نہیں کی۔ بلکہ ان سے ان کے ایک عزیز (اہلحدیث مولوی) لے گئے۔ اتفاقاً یہ نقل مجھے ماہنامہ البرہان بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ سے مل گئی۔ جو ہدیہ ناظرین ہے۔

رسالہ مذکور کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ایک صاحب جناب سید عبداللہ شاہ صاحب پیش نماز جون ضلع جہلم کو یہ جنتری مولانا سید احمد شاہ مرحوم آف راولپنڈی سے ملی تھی انہوں نے بھی حیواۃ الحیوان ہی سے نقل کی تھی۔ صاحب موصوف کو جنتری شائع کردہ ادارہ دیوبند بھی کہیں سے دستیاب ہوئی تھی۔ چونکہ دونوں جنتریوں میں جو اگرچہ حضرت علی علیہ السلام ہی سے منسوب ہیں۔ اختلاف تھا۔ انہوں نے محنت شاقہ سے دوسری جنتری ع۲ کے نقشہ کو بدل کر اس میں کچھ اعداد کی درستی کی۔ جس سے حساب درست ہو گیا۔۔۔ (جنتری اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)۔

حاشیہ ع۲۲: کوہ آمل قبرستان میں واقع ہے۔ جہاں کا مشہور مؤرخ ابن جریر طبری تھا۔ ایک کوہ آمل دریائے جیموں سے ایک میل اُدھر ہے۔ آمل کا صحیح لفظ آمُل ہے۔ (کاظمی)

ابجد قمری:۔ قارئین کتاب ہذا کی سہولت کیلئے ذیل میں حروف ابجد قمری کی قیمتیں درج کی جاتی ہیں۔ تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو:۔

ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰

ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

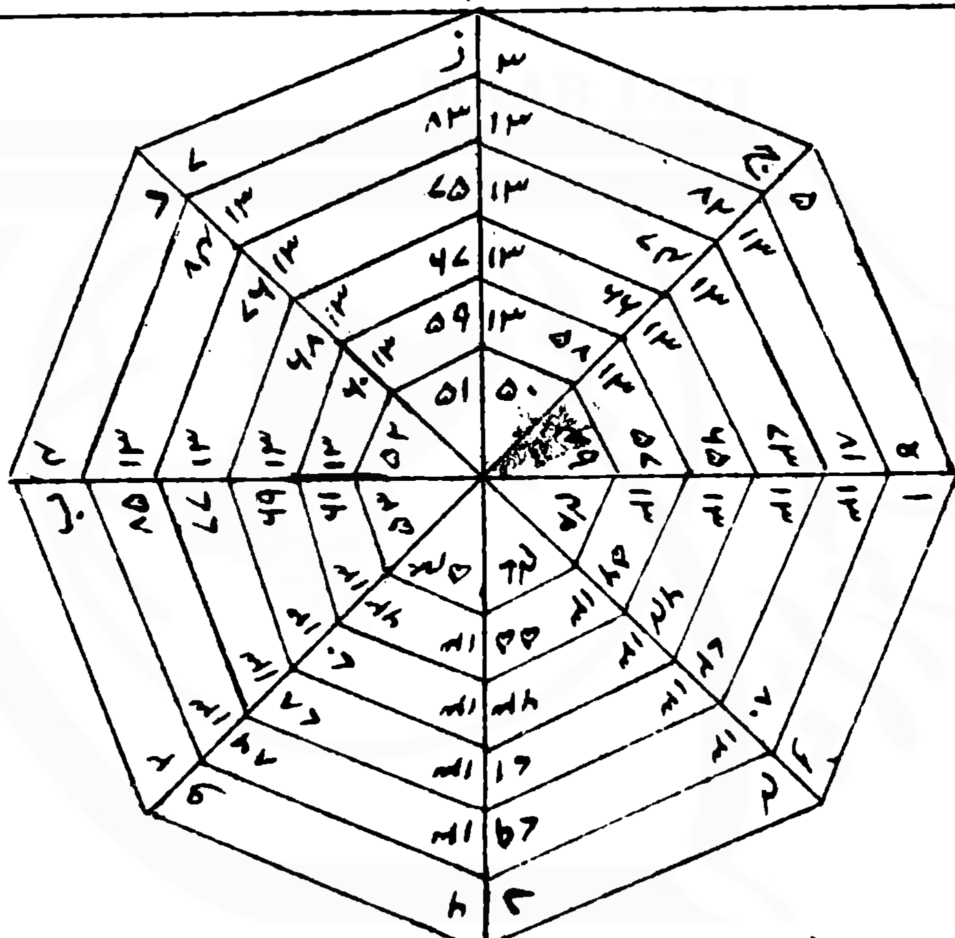
نقل جنتری منسوب بہ حضرت علی علیہ السّلام برائے دریافت غرہ ہر ماہِ قمری

[نقل از جنتری مشتہر کردہ ادارہ دیوبند]

۱

۷	محرم	۳۰
۲	صفر	۲۹
۳	ربیع الاوّل	۳۰
۵	ربیع الثانی	۲۹
۶	جمادی الاولیٰ	
۱	جمادی الثانیہ	
۲	رجب	
۴	شعبان	
۵	رمضان	
۷	شوال	
۱	ذیقعد	
۳	ذی الحجہ	

۲



۳

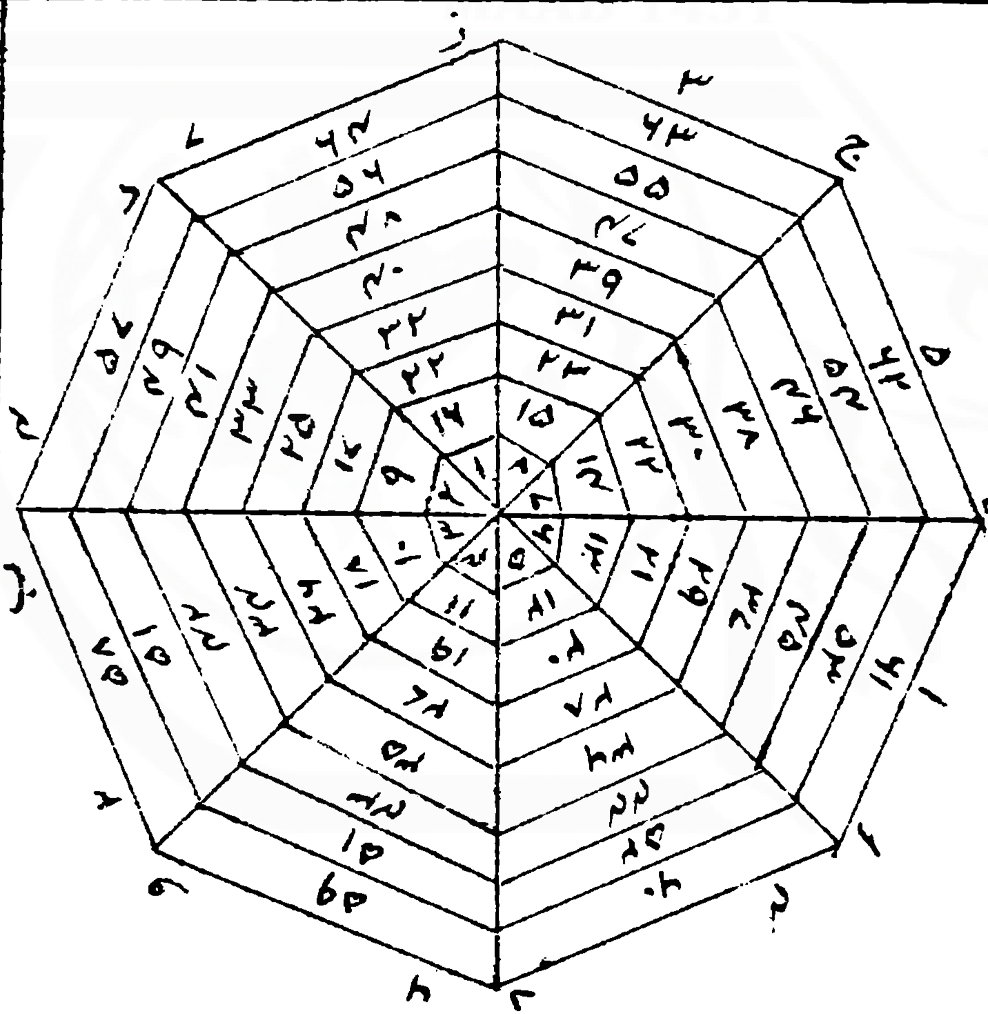
۱	یک شنبہ	۸
۲	دوشنبہ	۹
۳	سہ شنبہ	۱۰
۴	چہارشنبہ	۱۱
۵	پنجشنبہ	۱۲
۶	جمعہ	۱۳
۷	شنبہ	۱۴

جس سن کے قمری ماہ کا غرہ قابل دریافت ہو نقشہ ۲ سے اس سال کے عدد کو ماہ مطلوب کے اعداد میں نقشہ ۱ سے دیکھ کر جمع کریں۔ حاصل جمع کو نقشہ ۳ میں دیکھیں۔ جو دن اس عدد کے مقابل ہو وہی غرہ ماہ مطلوب ہوگا۔ مثلاً سنہ ۷۴ھ کا غرہ مطلوب ہے تو ۲ نقشہ میں خانہ (د) جس کے ۴ عدد ہیں پایا گیا۔ نقشہ ۱ میں محرم کے ۷ عدد ہیں۔ ۷+۴ = ۱۱ نقشہ ۳ میں ۱۱ کے مقابل چہارشنبہ ہے۔ لہذا ۷۴ھ کے محرم کا غرہ بروز چہارشنبہ ہوا۔

یہ نقل اس جنتری کی ہے جسے ادارہ دیوبند نے ابتداءً شائع کیا

١	
٧	محرم
٢	صفر
٣	ربیع الاول
٥	ربیع الثانی
٠	جمادی الاولیٰ
١	جمادی الثانیہ
٢	رجب
٤	شعبان
٥	رمضان
٧	شوال
١	ذیقعد
٣	ذی الحجہ

٢



٣		
١	یک شنبہ	٨
٢	دوشنبہ	٩
٣	سہ شنبہ	١٠
٤	چہارشنبہ	١١
٥	جمعرات	١٢
٦	جمعہ	١٣
٧	شنبہ	١٤

صحیح نقل اسلامی جنتری از کتاب عجائب المخلوقات برحاشیہ حیواۃ الحیوان دمیری ص ۱۰۸ چھاپہ مصر

نمبر شمار	محرم الحرام ۳۰	صفر المظفر ۲۹	ربیع الاول ۳۰	ربیع الثانی ۲۹	جمادی الاول ۳۰	جمادی الثانی ۳۱	رجب المرجب ۳۰	شعبان المعظم ۲۹	رمضان المبارک ۳۰	شوال المکرم ۲۹	ذیقعد الاحرام ۳۰	ذی الحجہ الاحرام ۲۹
۱	سوموار	بدھوار	جمعرات	ہفتہ	اتوار	منگلوار	بدھوار	جمعہ	ہفتہ	سوموار	منگلوار	جمعرات
۲	جمعہ	اتوار	سوموار	بدھوار	جمعرات	ہفتہ	اتوار	منگلوار	بدھوار	جمعہ	ہفتہ	سوموار
۳	منگلوار	جمعرات	جمعہ	اتوار	سوموار	بدھوار	جمعرات	ہفتہ	اتوار	منگلوار	بدھوار	جمعہ
۴	ہفتہ	سوموار	منگلوار	جمعرات	جمعہ	اتوار	سوموار	بدھوار	جمعرات	ہفتہ	اتوار	منگلوار
۵	بدھوار	جمعہ	ہفتہ	سوموار	منگلوار	جمعرات	جمعہ	اتوار	سوموار	بدھوار	جمعرات	ہفتہ
۶	اتوار	منگلوار	بدھوار	جمعہ	ہفتہ	سوموار	منگلوار	جمعرات	جمعہ	اتوار	سوموار	بدھوار
۷	جمعرات	ہفتہ	اتوار	منگلوار	بدھوار	جمعہ	ہفتہ	سوموار	منگلوار	جمعرات	جمعہ	اتوار
۸	سوموار	بدھوار	جمعرات	ہفتہ	اتوار	منگلوار	بدھوار	جمعہ	ہفتہ	سوموار	منگلوار	جمعرات

یہ درست شدہ نقل ہے۔ اس کے حساب سے سنہ ۶۱ھ عاشورہ محرم کو جمعہ آتا ہے۔ طریقہ دیکھنے کا وہی ہے جو کہ دوسرے صفحہ پر درج ہے۔

چاند

(از روئے سائنس)

یوں تو خلاء میں اربوں کھربوں سیّارے گردش کر رہے ہیں جن کے مقابلہ میں چاند کا وجود ایک دھبّہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا مگر چونکہ چاند ہمارا سب سے قریبی ہمسایہ ہے۔ اس لئے سورج سے دوسرے درجہ پر نظر آتا ہے۔ قدیم الایام سے عوام النّاس میں جو خیال راسخ ہو چکا ہے کہ چاند صرف ایک شعلۂ نور ہے جو اپنی ضیا پاشی سے دنیا کو منوّر کر رہا ہے۔ اسے ماڈرن ڈسکوریز (MODERN DISCOVERIES) اور انکشافات جدیدہ نے بالکل غلط ثابت کر دیا ہے۔

دراصل چاند ہماری زمین ہی کا ایک ٹکڑا ہے۔ جو اس سے اس وقت جدا ہوا تھا جبکہ زمین پگھلے ہوئے لوہے کی طرح اُبل رہی تھی۔ چھوٹا ہونے کی وجہ سے چاند بالکل ٹھنڈا ہو چکا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ چاند کے اندر ہوا موجود نہیں۔ نہ کہیں پانی ہے۔ بلکہ یہ ایک خشک بیابان ہے۔ اس لئے رہائش کے قابل نہیں لیکن یہ سب سائنسدانوں کے ظن اور تخمینے ہیں۔ جن پر وثوق نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ انّ الظّن لا یُغنی من الحق شیئًا (پ۱۱ یونس ع۴) یعنی یقیناً ظن حق کے مقابلہ میں کچھ بھی کفایت نہیں کرتا۔ انّ بعض الظّن اثمٌ (پ۲۶ الحجرات ع۲) یقیناً بعض ظن گناہ ہیں۔ اور مومنوں کو ظنیات سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ یا ایّھا الّذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرًا من الظّنّ (〃) اے وہ لوگو جو ایمان لا چکے ہو تم بہت گمان کرنے سے بچتے رہا کرو۔ اس وقت چاند کے سطحی حالات معلوم کرنے کے لئے خودکار آلات سائنس سے لدے پھندے راکٹ بھیجے جا رہے ہیں۔ روس اور امریکہ اس دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے میں کوشاں ہیں۔ روس نے تو چاند پر اپنا جھنڈا گاڑ دینے کا دعوےٰ بھی کر دیا ہے۔ اور نہ صرف چاند پر بلکہ سیّارہ زہرہ پر بھی جھنڈا گاڑ دیا ہے۔ امریکہ کہہ رہا ہے کہ وہ اغلبًا ۱۹۷۰ء میں چاند کی سطح پر انسان کو اتار دیگا۔ اس وقت اس کے صحیح صحیح حالات معلوم ہو جائیں گے۔ اور یہ سب ظنیات اور توہمات ختم ہو جائیں گے۔

کہتے ہیں کہ چاند کی اپنی روشنی قطعاً نہیں ہے۔ بلکہ سورج اور کبھی زمین سے اس پر روشنی پڑ کر

منعکس ہوتی ہے۔ چودھویں رات کو جبکہ چاند کمال کو پہنچا ہوتا ہے۔ اس کی روشنی اتنی ہوتی ہے جتنی ایک سَو معیاری شمعوں کی طاقت کے لمپ کی روشنی بائیس ۲۲ گز کے فاصلہ سے ہو۔ سائنسدان کہتے ہیں کہ جس قدر سورج کی روشنی چاند پر پڑتی ہے۔ یہ اس کا صرف چودھواں حصّہ منعکس کرتا ہے اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ روشنی کا بیشتر حصّہ چاند کے پہاڑ اور اس کی ناہموار سطوح میں جذب ہو جاتا ہے۔ سیاہ دھبے جو چاند پر نظر آتے ہیں۔ یہ بڑی بڑی غاریں اور میدان ہیں۔ چاند کا جو حصّہ ہمیں آنکھ سے نظر آتا ہے وہ اس کا قریباً ۳/۵ حصّہ ہے۔

انسان کو چاند کے حالات معلوم کرنے کی خواہش ہمیشہ سے رہی ہے۔ روس وہ خوش قسمت ملک ہے جس نے ستمبر ۱۹۵۹ء میں اپنا راکٹ لونک ۲ (LUNIK-II) سب اقوام عالم سے پہلے چاند پر اتار دیا۔ اس کے بعد روس اور امریکہ نے راکٹ بھیج کر چاند کے اس حصہ کی تصویریں اتاریں جو ہمیشہ ہماری نظروں سے پوشیدہ رہتا ہے۔

چاند کا زمین سے اوسط فاصلہ ۲ لاکھ ۳۸ ہزار ۸ سو ۵۷ میل ہے۔ لیکن یہ فاصلہ کم و بیش ہوتا رہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زمین جو سورج کے گرد سالانہ چکر لگاتی ہے چاند اس کے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ اپنے چکر کے دوران جب چاند زمین کے گرد اپنے مدار کے قریب ترین نقطے پر ہوتا ہے۔ تو زمین سے اس کا فاصلہ ۲ لاکھ ۲۱ ہزار ۴ سو ۶۳ میل ہوتا ہے۔ اور جب بعید ترین نقطے پر ہوتا ہے تو یہ فاصلہ ۲ لاکھ ۵۲ ہزار ۷ سو ۱۰ میل ہوتا ہے۔ زمین کے گرد چاند کا مدار (ORBIT) بیضوی (ELLIP-TICAL) ہے۔ مدار پر اس کی رفتار اوسطاً ۲ ہزار ۲ سو ۸۷ میل فی گھنٹہ ہے۔ سائنس کے اصول کے تحت اس کی رفتار زمین کے گرد گھومتے ہوئے مدار کے قریب ترین نقطے کے پاس تیز ہو جاتی ہے۔ اور جب وہ بعید ترین نقطے کے قریب پہنچتا ہے تو اس کی رفتار سست پڑ جاتی ہے۔ چاند قریباً ۲۷٫۳۲ دنوں میں زمین کے گرد چکر لگاتا ہے۔ اتنے ہی عرصے میں اپنے محور (AXIS) پر بھی گھوم جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں چاند کی صرف ایک طرف ہی نظر آیا کرتی ہے۔ اور آج تک انسانی آنکھ نے اس کی دوسری طرف نہیں دیکھی۔ چاند کی سطح جو ہمیشہ زمین سے اوجھل رہتی ہے۔ وہ ۴۱ء۰ اعشاریہ (۴۱) ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں زمین سے چاند کی سطح کا صرف ۳/۵ حصہ نظر آتا ہے۔

چاند کی کثافت (DENSITY) پانی کی نسبت سے ۳٫۳۳ ہے۔ اور زمین کی نسبت سے ۶۰۴۳ء۰

(صفر عشاریہ ۶ ہزار ۳۴۳) ہے۔ چاند پر مرکزی کشش ۱۶۵ء۰ (صفر عشاریہ ۱۶۵) ہے۔ یا زمین کی سطح پر کی کشش کا ۱/۶ حصہ۔

زمین اپنی گردش کا راستہ جو سورج کے ساتھ بناتی ہے۔ چاند اس کے ساتھ ۵ درجے کا زاویہ بناتا ہے۔ اگر دونوں ایک ہی سطح (PLANE) پر ہوتے۔ تو ہر نئے چاند (ہلال) کے وقت سورج گرہن ہوا کرتا۔ اور جب چاند کمال کو پہنچتا تو چاند گرہن ہوتا۔

چاند زمین سے ۱/۲ ۱۳ گنا چھوٹا ہے۔ اور نہایت تیزی سے زمین کے گرد مشرق سے مغرب کی طرف چکر لگاتا ہے۔ زمین ۱/۴ ۳۶۵ دن میں اور چاند صرف ۲۷ دن ۷ گھنٹے ۴۳ منٹ اور ۵ء ۱۱ سیکنڈ میں ایک چکر پورا کرتا ہے۔

خلا میں زمین کی رفتار ۵ء۱۸ میل فی سیکنڈ ہے۔ جو ایکسپریس ٹرین کی رفتار سے ۱۲۰۰ گنا تیز ہے خطِ استوا، (EQUITOR) پر رفتار ۲۸۹ء۰ (صفر عشاریہ ۲ سو ۸۹) میل فی سیکنڈ ہے۔ اور قطبین پر قریباً صفر ہے۔ چاند کی رفتار اپنے مدار میں ۶۴ء۰ (صفر عشاریہ ۶۴) میل فی سیکنڈ ہے یا ایک گھنٹہ میں ۲۳۰۰ میل۔

(PHASES OF THE MOON) —— چاند کی مختلف شکلیں

عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ چاند ہماری زمین کے گرد اپنی ماہانہ گردش میں روزانہ نئی نئی شکلوں میں نمودار ہوتا ہے پہلے روز مغرب کی جانب افق پر ایک باریک سی قوس نما شکل میں دکھائی دیتا ہے۔ جسے ہلال کہتے ہیں۔ پھر ہر شام بعد غروب آفتاب یہ ذرا بڑا نظر آتا ہے۔ اور افق سے تھوڑا مشرق کی جانب نظر آتا جاتا ہے۔ تا اینکہ چودھویں شب کو چاند پورے کا پورا نظر آتا ہے۔ اسے ماہ کامل یا بدر (FULL MOON) کہتے ہیں۔ پندرھویں شب سے یہ گھٹنا شروع ہوتا ہے۔ اور جتنا جتنا ہر شام بڑھتا تھا اتنا ہی گھٹتا جاتا ہے حتیٰ کہ پھر آخر کار ہلال کی شکل اختیار کر لیتا ہے کسی ایک شکل سے پھر اسی شکل میں واپس آنے تک اسے اوسطاً ۱/۲ ۲۹ دن لگتے ہیں۔ اگرچہ زمین کے گرد ایک بار ۱/۳ ۲۷ (۲۷ دن ۷ گھنٹے ۴۳ منٹ ۵ء ۱۱ سیکنڈ) دنوں میں چکر لگاتا ہے۔ اس وقفہ کو مہینہ کہا جاتا ہے۔

چاند کے مختلف شکلیں بدلنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ چاند صرف اس روشنی کے سبب چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ جو اس پر سورج سے منعکس ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کی اپنی روشنی کوئی نہیں۔ چاند کی ایک طرف سورج سے روشن ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف اندھیرا رہتا ہے۔ چاند زمین کے گرد گھومنے میں ایک بار سورج اور زمین کے قریباً درمیان سے گزرتا ہے۔ اس وقت اس کی روشن جانب ہم سے پرے مڑ جاتی ہے۔ اور اندھیری جانب ہمارے سامنے ہوتی ہے۔ اس لئے ہمیں چاند نظر نہیں آتا۔ چونکہ زمین اور چاند دونوں سورج کے گرد پھرتے ہیں۔ اس لئے چاند کو اپنی اصلی پوزیشن پر لوٹنے کے لئے اصلی وقت سے مزید ۲ دن ۵ گھنٹے ۳۷، ۵۱ سیکنڈ درکار ہوتے ہیں۔ یہی وہ پوزیشن ہے۔ جو چاند کی شکل معین کرتی ہے۔ اس وقت ہمیں چاند کا صرف وہ تھوڑا سا حصہ نظر آتا ہے۔ جو سورج سے روشن ہوتا ہے اور ہماری جانب ہوتا ہے۔ اسے ہی ہم ہلال کہتے ہیں۔ اور یہ ہمیں مغربی افق پر ایک باریک تار سا نظر آتا ہے۔

چونکہ چاند ۲۷ دن ۷ گھنٹے ۴۳ منٹ اور ۵، ۱۱ سیکنڈ میں ایک چکر پورا کرتا ہے۔ اور اسے اپنی اصلی پوزیشن پر واپس آنے کے لئے مزید ۲ دن ۵ گھنٹے ۳، ۱۵ سیکنڈ درکار ہوتے ہیں۔ اس لئے قمری مہینہ ۲۹ دن ۱۲ گھنٹے ۴۴ منٹ اور ۲، ۸۷ سیکنڈ یا قریباً ۵، ۲۹ دنوں کا ہوتا ہے۔ اور ہجری سال کی مدت ۳۵۴ دن ۸ گھنٹے اور ۴۸ منٹ ہوتی ہے۔

ہجری سال

واضح ہو کہ مسلمانوں کا سال ہجری سال کہلاتا ہے۔ عیسائیوں کے سال کو عیسوی سال کہتے ہیں۔ اس کی بنیاد شمسی مہینوں پر ہے لیکن ہمارے اسلامی سال کی بنیاد قمری مہینوں پر ہے ہجرت اس سفر کو کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحکم خدا مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ ہجرت ۱۶۔ جولائی ۶۲۲ء کو بروز جمعۃ المبارک ہوئی تھی۔ لیکن ہجری سال اس سے دس سال بعد ۶۳۲ء میں مقرر کیا گیا۔ اور اسے یکم محرم سے شروع کیا گیا۔

چونکہ ہجری مہینے کی مقدار کسور میں نہیں ہو سکتی۔ اس لئے سال کے بارہ مہینے اس طرح مقرر کئے گئے کہ سال کے پہلے مہینہ کے دن ۳۰ مقرر کئے گئے۔ دوسرے ماہ کے ۲۹۔ پھر تیسرے کے ۳۰ اور چوتھے کے ۲۹ دن ... علیٰ ھذا القیاس۔ اس حساب سے سال کے ایام کی تعداد میں کمی پوری کرنے

کے لئے مقرر شدہ وقفوں کے بعد بارہ مہینوں میں ایک دن کا اضافہ کر لیا جاتا۔ جسے کبیسہ (لیپ) کا سال کہا جاتا۔ یہ دن ہر تیس سال میں گیارہ مرتبہ بڑھایا جاتا۔ اس تیس سالہ وقفہ میں ۱۹ سال تو ۳۵۴ دن کے ہوتے ہیں۔ اور ۱۱ سال لیپ کے ہوتے ہیں جن کے دنوں کی تعداد ۳۵۵ ہوتی ہے۔

یہ معلوم کرنے کے لئے کہ ہجری سال عام سال ہے یا لیپ کا سال یہ قاعدہ ہے کہ سال کو ۳۰ پر تقسیم کریں۔ اگر باقی ۲-۵-۷-۱۰-۱۳-۱۶-۱۸-۲۱-۲۴-۲۶ یا ۲۹ بچیں تو لیپ کا سال ہوگا۔ اور اس کے ۳۵۵ دن ہونگے۔ لیکن اگر باقی کچھ نہ بچے یا مندرجہ بالا گیارہ نمبروں کے علاوہ کچھ اور باقی بچے۔ تو یہ سال عام ہوگا جس کے ۳۵۴ دن ہونگے۔

مثال:- (۱) ۱۳۷۹ھ۔ اسے ۳۰ پر تقسیم کیا۔ تو خارج قسمت ۴۵ آئے۔ اور باقی ۲۹ بچے۔ لہذا یہ لیپ کا سال ہوا۔ دن ۳۵۵۔

(۲) ۱۳۸۰ھ۔ اسے ۳۰ پر تقسیم کیا۔ تو خارج قسمت ۴۶ آئے۔ باقی کچھ نہ بچا۔ لہذا یہ عام سال ہوا۔ دن ۳۵۴۔

(۳) ۱۳۸۱ھ۔ اسے ۳۰ پر تقسیم کیا۔ تو خارج قسمت ۴۶ آئے۔ باقی ایک بچا۔ لہذا یہ عام سال ہوا۔ دن ۳۵۴۔

(۴) ۱۳۸۲ھ۔ اسے ۳۰ پر تقسیم کیا۔ تو خارج قسمت ۴۶ آئے۔ باقی ۲ بچے۔ لہذا یہ لیپ کا سال ہوا۔ دن ۳۵۵۔

(۵) ۱۳۸۶ھ۔ اسے ۳۰ روپے پر تقسیم کیا۔ تو خارج قسمت ۴۶ آئے۔ باقی ۶ بچے۔ لہذا یہ عام سال ہوا۔ دن ۳۵۴۔

واضح ہو کہ قمری کیلنڈر میں ہر سال شمسی کیلنڈر سے ۱۱ دن کا نقصان ہوتا ہے۔ اور ۳۳ سال میں پورے ایک سال کا نقصان ہوتا ہے۔ گویا ۳۳ شمسی سال ۳۴ قمری سالوں کے برابر ہوتے ہیں۔ لہذا عین ممکن ہے کہ شمسی اور قمری سالوں کے فرق کی وجہ سے کبھی کبھی ایک ہی شمسی سال میں دو ماہ رمضان اور دو عید الفطر آجائیں۔ بلکہ کچھ عجب نہیں کہ ایک آدمی قمری حساب سے ۵۰ سال کا ہو لیکن شمسی حساب کے مطابق اس کی عمر ابھی ۴۹ سال ہی ہو۔

یہ بات بھی یاد رہے کہ ملک عرب میں دن سورج کے غروب ہونے سے شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ

جیسے ہم جمعہ کی شام کہتے ہیں۔ عرب اُسے جمعرات کی شام کہتے ہیں۔ اس سال (۱۹۶۹ء) سعودی عرب کی اطلاع کے مطابق ماہ رمضان کا چاند بدھوار کو نظر آیا تھا حالانکہ گریگوری کیلنڈر کے مطابق جو یہاں ہمارے ملک میں رائج ہے یہ دن جمعرات تھا۔

ابھی تک شمسی اور قمری کیلنڈروں میں موافقت پیدا کرنے کا کوئی طریقہ دریافت نہیں ہو سکا۔ البتہ حال ہی میں اس بات کا اعلان ہوا ہے کہ دونوں کیلنڈروں میں ۷۰ لاکھ سالوں میں ایک دفعہ موافقت کی جا سکتی ہے ع کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک۔

شرعی حیثیت سے چاند کا ہونا اس وقت تسلیم کیا جا سکتا ہے جبکہ وہ زمین پر سے بغیر دور نما آلات کی مدد سے عام آنکھ سے نظر آجائے۔ جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ قمری مہینہ کی مقدار ۲۹ دن۔ ۱۲ گھنٹے۔ ۴۴ منٹ اور ۲۸۷۰ء۲ (۲ عشاریہ ۸۷) سیکنڈ ہے۔ پہلی کے چاند کا نظر نہ آنا نہ صرف سورج زمین اور چاند کی مختلف قسم کی گردشوں پر منحصر ہے۔ بلکہ دیکھنے والے کے مقام کے طول بلد، عرض بلد اور ارتفاع پر بھی منحصر ہے۔ زمینی حالات بھی چاند کے نظر نہ آنے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مثلاً گرد ہوا۔ بادل۔ دھند اور کہر۔ دھواں اور گرد و غبار کے ذرات جو فضا میں منتشر رہتے ہیں وغیرہ وغیرہ ان رکاوٹوں کے علاوہ انسانی کمزوریاں بھی ہوتی ہیں مثلاً کمی بصارت اور بڑھاپا وغیرہ۔ اس سے معلوم ہوگا کہ پہلی کا چاند دیکھنے میں کس قدر مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔

خوش قسمتی سے اب سائنس کی ترقی سے سیارگان مثل سورج۔ زمین اور چاند کی نقل و حرکت کا بالکل صحیح صحیح اندازہ لگانا آسان ہو گیا ہے۔ اور بعض ممالک میں ایسے سائنسی آلات تیار کر لئے گئے ہیں جن سے ان کے مقام اور حرکات و سکنات ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ میرے پاس فضاء آسمانی کا ایک بہت بڑا نقشہ ہے جس سے سال بھر کی تاریخوں پر سیارگان کے مقام۔ ان کی حرکات اور بُرج معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ نیز ایک گھومنے والا گلوب بھی ہے جس سے دنیا بھر کے ہر مقام کا طول بلد۔ ارتفاع۔ ایک مقام سے دوسرے مقام کا فاصلہ۔ ہر شہر میں سورج کے طلوع اور غروب ہونے کے اوقات اور ہر شہر کے اوقات سے دوسرے شہر کے اوقات کا فرق ذرا گلوب گھمانے سے ایک نظر میں معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اور فلکی مسائل کے حل کرنے میں مجھے ان ہر دو سے بہت مدد ملتی ہے۔

چونکہ یہ ضروری نہیں کہ چاند ہمیشہ ایک ہی مقام سے طلوع ہوا کرے اور افق کے ساتھ بلندی بنے

ایک ہی زاویہ بنایا کرے۔ اس لئے یہ بھی ضروری نہیں کہ چاند ایک ہی مقام پر کسی ایک مخصوص جگہ یا ہر جگہ سے اسی تاریخ ایک ہی مدت تک کے لئے نظر آیا کرے۔ کیونکہ واقعہ یہ ہے کہ اگر مثلاً ہمارے ہاں پاکستان میں جمعہ کا دن ہے تو ہو سکتا ہے کہ کسی اور مقام پر جمعرات یا ہفتہ (شنبہ) ہو۔ اس کا ثبوت یوں دیا جا سکتا ہے کہ جب ہم سمندر میں جہاز میں مشرق کی طرف سفر کر رہے ہوتے ہیں۔ تو دورانِ سفر ایک مقام ایسا آتا ہے جسے (INTERNATIONAL DATE LINE) بین الاقوامی تاریخی لکیر کہا جاتا ہے گلوب دیکھنے سے یہ لکیر معلوم ہو سکتی ہے۔ یہاں پہنچ کر تاریخ اور دن کو ایک دن پیچھے کر لیا جاتا ہے۔ اور اگر مغرب کی طرف سفر کر رہے ہوں۔ تو ایک دن آگے بڑھا دیا جاتا ہے۔ تاکہ آگے والے مقامات کی تاریخ اور دن سے موافقت اور ہم آہنگی ہو جائے۔

عید کا چاند کب نظر آئے گا؟

ان تمام حقائق کو مدّنظر رکھتے ہوئے قبل از وقت بتا دینا کہ عید کا چاند کس دن طلوع ہو گا۔ یہ کچھ مشکل نہیں۔ یہ تو واضح ہو چکا ہے کہ ہر ماہ ہلال اس وقت بنتا ہے جبکہ چاند تقریباً زمین اور سورج کے درمیان سے گذر رہا ہوتا ہے۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ یہ صورت کس تاریخ واقع ہوتی ہے ذیل کی مثال پیش کی جاتی ہے۔

مثلاً ہم نے یہ معلوم کرنا ہے کہ اس سال یعنی ۱۹۶۲ء کے مہینہ جنوری میں عید الفطر کب ہوئی؟ پس نقشہ حرکات سیارگان اور ان کا مقام بتانے والی انگریزی جنتری (ASTRONOMICAL EPHENIRIS OF THE PLANET'S PLACES BY RAPHEAL OR HUGH MCCRAIG) کے مطابق یکم جنوری ۱۹۶۲ء کو سورج برج جدی میں ۱۰ درجہ ۳۷ منٹ اور ۴۸ سیکنڈ پر تھا۔ اور چاند برج حمل میں ۲۶ درجہ ۵۶ منٹ ۹ سیکنڈ پر تھا۔ اب ہمیں یہ معلوم کرنا چاہئے کہ چاند برج جدی میں قریباً ۱۰ درجہ پر کب آیا۔ جہاں کہ سورج یکم جنوری ۱۹۶۲ء کو تھا۔ واضح ہو کہ چاند کی روزانہ حرکت ۱۳ درجہ ۱۰ منٹ ۳۶ سیکنڈ ہے۔ اور اسے برج جدی ۱۰ درجہ پر پہنچنے کے لئے آٹھ برجوں ثور۔ جوزا۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ۔ میزان۔ عقرب اور قوس سے گزرنا تھا۔ اور ۱۴ درجے یا کل ۲۵۴ درجے طے کرنے تھے۔ اب ۲۵۴ کو ۱۳،۱۰،۳۶ پر تقسیم کریں یا ان کے سیکنڈ بنالیں۔ جو ۹۱۴۴۰۰/۴۷۴۳۶ آئینگے یا قریباً ۱۹ دن۔

(نوٹ :- چاند ہر برج میں قریباً ۲½ دن رہتا ہے)

لیکن اس دوران میں سورج قریباً ۰۸ء۵۶ × ۱۹ اپنی روزانہ رفتار سے برج جدی کے قریباً ۲۹ درجہ میں پہنچ چکا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ چاند کو سورج کے مقام اتصال تک پہنچنے کے لئے ۱۹ درجے چلنا پڑا۔ اب جس قدر فاصلہ چاند نے طے کیا اسے ملحوظ رکھتے ہوئے اور سورج کی رفتار کا حساب لگاتے ہوئے معلوم ہوا کہ یہ اتصال ۲۰۔ جنوری ۱۹۶۶ء کو برج حوت کے کسی مقام پر ہوا۔ لہذا گرینوچ (انگلینڈ) کے وقت کے مطابق ہلال عید لنڈن کے افق پر اس سے ایک دن بعد ۲۱ جنوری ۱۹۶۶ء کو تین بج کر چھیالیس منٹ بعد دوپہر نظر آیا ہوگا۔ چونکہ لنڈن اور ہمارے ملک مغربی پاکستان کے دارالخلافہ لاہور کے اوقات میں ۴ گھنٹے ۵۷ منٹ اور ۴۶ سیکنڈ کا فرق ہے۔ اس لئے اس وقت لاہور کے افق پر چاند غروب ہو چکا تھا۔ البتہ ہفتہ کے دن ۵ بجکر ۳۶ منٹ بعد دوپہر مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق لاہور کے افق پر نمودار ہوا۔ وہ بھی ۶ء۵ (پانچ عشاریہ چھ) درجہ کے زاویہ پر ۶ بج کر ۳ منٹ شام غروب ہونے سے قبل نہایت مدھم سا ظاہر ہوا۔ لہذا لاہور میں بھی چاند نظر آنے کے امکانات ہفتہ کے دن بھی بہت کم تھے۔ ممکن ہے کہ نہایت تیز بصارت والے لوگوں نے دیکھ کر گواہی دی ہو کہ ہلال عید نمودار ہو گیا۔ لہذا اتوار کے دن عید الفطر منائی گئی۔

غور فرمائیں۔ علم ہیئت۔ حرکت سیارگان۔ سورج۔ زمین اور چاند کی رفتار کا حساب جاننے والے اور آسمان کے بارہ برجوں میں سورج اور چاند کے قیام کا صحیح صحیح اندازہ لگانے کے اہل علماء کرام کے لئے کئی دن پہلے ہلال عید کے نمودار ہونے کا درست اور صحیح صحیح وقت بتا دینا کچھ مشکل نہیں۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ ہمارے دینی مدارس میں یہ علم قطعاً پڑھایا نہیں جاتا۔ اور ہمارے اکثر علماء عظام اس علم اور حساب سے نابلد ہیں۔ اور جو اس علم میں دسترس رکھتے ہیں۔ اور اس مخمصہ میں قوم کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔ وہ گوشہ گمنامی میں پڑے ہوئے ہیں ان کی طرف رجوع ہی نہیں کیا جاتا۔ کاش کہ ہمارے نوجوان طبقہ میں اس علم کے حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو۔ اور وہ اس میں ماہر ہو کر قوم کی رہبری کر سکیں۔

علم الافلاک کا ایک مسئلہ

اگر غروب آفتاب کے وقت ہلال افق سے ۸۔ درجہ (ڈگری) بلند ہو یا دوسرے لفظوں میں

بلال افق سے اتنا بلند ہو کہ اس کے روپوش ہونے میں صرف ۳۲ منٹ کا وقفہ درکار ہو۔ تو اس مقام سے مشرق کی جانب ۵۶۰ میل تک بلال افق کے اوپر ہی نظر آئے گا۔ چونکہ ہر ستّر میل پر ایک درجہ (ڈگری) کا فرق پڑتا ہے۔ اس مقام سے ستّر میل مشرق کی جانب بلال ۷۔ درجہ بلند نظر آئے گا۔ اور اسے غروب ہونے کے لئے ۲۸ منٹ درکار ہوں گے۔ (ایک درجہ پر چار منٹ کا فرق پڑ جاتا ہے)

غرضیکہ جس مقام سے بلال ۸۔ درجہ بلند نظر آئے اس سے جانب مشرق ۵۶۰ میل تک رُویت بلال معتبر خیال کی جاسکتی ہے۔

حضرت علامہ الشیخ عبدالعلی الہروی الطہرانی اعلی اللہ مقامہ کی تحقیق:۔

یکم صفر ۱۳۳۴ھ مطابق ۹ دسمبر ۱۹۱۵ء بروز پنجشنبہ کا ذکر ہے کہ عمدۃ المحققین زبدۃ العارفین جناب علامۃ الشیخ عبدالعلی الہروی الطہرانی طاب ثراہ و فی الفردوس مثواہ آنریبل خواجہ غلام الثقلین مرحوم کی فاتحہ خوانی کے سلسلہ میں پانی پت تشریف لے گئے۔ اسی روز آپ نے ایک جلسہ میں ہر ماہ کا غرّہ دیکھنے کا وہ قاعدہ جو حضرت علی علیہ السّلام کی طرف منسوب ہے بیان فرمایا۔ اس پر بعض حاضرینِ جلسہ نے آپ سے اس قاعدہ کی کوئی مثال پیش کر کے اس کی عملی توضیح چاہی۔ جسے علّامہ صاحب نے سب کے روبرو حل کر کے ان کی تسلّی فرما دی۔ ذیل میں اس قاعدہ کی توضیح درج کی جاتی ہے۔ یہ توضیح سابقہ توضیح سے زیادہ واضح اور آسان فہم ہے۔

پہلے علّامہ صاحب نے کوہِ آمل کے رہنے والوں کا وہ سب واقعہ بیان فرمایا۔ جو اوپر ذکر کر آیا ہوں یعنی ان کا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہونا۔ اور بعد چند سوال و جواب آپؐ کا انہیں جناب مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں ارسال کرنا۔ اور حضرت علی علیہ السلام کا ان لوگوں سے مخاطب ہو کر انہیں قاعدہ تعلیم کرنا بیان فرمایا۔ پھر کہا۔ کہ جب جناب امیر علیہ السلام کے استفسار پر سب سائلوں نے اپنے اپنے نام اور اپنی اپنی بیویوں کے نام بتا دئے۔ تو جناب امیر علیہ السّلام نے فرمایا کہ دیکھو۔ یہ چھ نام ہیں اور ان کے حروف کا مجموعہ بیس ہے۔ پھر پہلے سائل سے جس کا نام اَکْجَزَدْ اور بیوی کا نام بُود تھا۔ فرمایا کہ دیکھو تمہارے اور تمہارے عیال کے نام میں آٹھ حرف ہیں (اَ۔ کْ۔ جَ۔ زَ۔ دْ۔ بُ۔ وْ۔ دْ) ان حرفوں کا تعلق

سنہ ہجری کے ساتھ سمجھو۔ باقی رہے تمہارے دو رفیق اور ان کے عیال۔ ان کے ناموں میں بارہ حرف ہیں (ز - ب - ج - ہ - و - ا - ب - د - ہ - ز - ا - ج) ان حرفوں کو سال کے بارہ مہینوں کے متعلق سمجھو۔

اس کے بعد آپ نے حساب کا طریقہ سمجھایا اور فرمایا کہ اگر سنہ ہجری کے کسی مہینہ کی بابت دریافت کرنا ہو کہ اس کا غرہ کس دن واقع ہوگا۔ تو اس سنہ کو آٹھ پر تقسیم کرو۔ عمل تقسیم کے بعد جو عدد باقی رہے اس کو سنہ کے حروف کے ساتھ تطبیق دو۔ یعنی ابجد بود (ا - ہ - ج - ز - د - ب - و - د) کے حروف علی الترتیب مطابق کرو۔ اس طرح کہ اگر ایک باقی رہے تو ا (یعنی ۱) دو باقی رہیں تو ہ (یعنی ۵) تین باقی رہیں تو ج (یعنی ۳) سمجھو۔ اسی طرح ہر ایک باقی کے موافق حرف کی ابجدی قیمت لو۔ اور اگر کچھ باقی نہ بچے تو مقسوم علیہ کے عدد یعنی آٹھ کو باقی سمجھو۔ (آسانی کے لئے دیکھو نقشہ ۱ مندرجہ ذیل)۔

اب رہے باقی ماندہ ناموں کے بارہ حرف یعنی زبج۔ ھو۔ ابدہ۔ زاج (ز - ب - ج - ہ - و - ا - ب - د - ہ - ز - ا - ج) ان حرفوں کو بارہ مہینوں کا قائم مقام سمجھو۔ مثلاً محرم کا قائم مقام ز کو۔ صفر کا قائم مقام ب کو۔ اور باقی حروف کو اسی طرح ترتیب وار باقی مہینوں کا قائم مقام قرار دو۔ جس کی کیفیت نقشہ ۲ مندرجہ ذیل سے معلوم ہوگی۔

نقشہ نمبر ۱

نقشہ حروف متعلقہ سنہ ہجری

باقی کا عدد	حرف جس کے ساتھ وہ عدد مطابق ہے	حرف کی ابجدی قیمت	باقی کا عدد	حرف جس کے ساتھ وہ عدد مطابق ہے	حرف کی ابجدی قیمت
۱	ا	۱	۵	د	۴
۲	ہ	۵	۶	ب	۲
۳	ج	۳	۷	و	۶
۴	ز	۷	۸	د	۴

نقشہ نمبر ۷

نقشہ حروف متعلق ماہ ہائے قمری

نمبر شمار	نام ماہ	حرف مطابق ماہ	حرف کی ابجدی قیمت	نمبر شمار	نام ماہ	حرف مطابق ماہ	حرف کی ابجدی قیمت
۱	محرم	ز	۷	۷	رجب	ب	۲
۲	صفر	ب	۲	۸	شعبان	د	۴
۳	ربیع الاول	ج	۳	۹	رمضان	ہ	۵
۴	ربیع الثانی	ہ	۵	۱۰	شوال	ز	۷
۵	جمادی الاولیٰ	و	۶	۱۱	ذیقعد	ا	۱
۶	جمادی الثانیہ	ا	۱	۱۲	ذی الحجہ	ج	۳

جس مہینے کا غرّہ دریافت کرنا ہو (قمری مہینہ کی پہلی تاریخ کو غرّہ کہتے ہیں) اسی مہینے کے مطابق حرف کو تلاش کر کے اس کی ابجدی قیمت لے لو۔ اور رسال کے حرف کی ابجدی قیمت کے ساتھ اس کو جمع کرو۔ قمری سال میں دنوں کی پوری تعداد نہیں ہوتی۔ بلکہ اس پر دن کی کچھ کسر زائد ہوتی ہے۔ اس کسر کو پورا کرنے کے لئے ماہ و سال کے مجموعۂ اعداد پر ایک کا عدد اور بڑھاؤ اور ان تینوں کے مجموعہ کو ایام ہفتہ کی تعداد یعنی سات پر تقسیم کرو۔

اگر ۱ باقی رہے تو غرّہ کا دن یکشنبہ (اتوار) ہوگا۔
" ۲ " " " " دوشنبہ (سوموار) " ۔
" ۳ " " " " سہ شنبہ (منگل) "
" ۴ " " " " چہارشنبہ (بدھ) "
" ۵ " " " " پنجشنبہ (جمعرات) "
" ۶ " " " " جمعہ ہوگا

اگر کچھ باقی نہ رہے تو غرّہ شنبہ (ہفتہ) کے دن واقع ہوگا۔

اس قاعدہ کی توضیح کی غرض سے دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ اور اس مطلب کے لئے ۱۳۳۴ھ کو لیتے ہیں۔ تاکہ ہر شخص اس سال کی جنتری سے مطابقت کرکے اپنا اطمینان کرلے۔

(نوٹ:۔ چونکہ علامہ مرحوم نے یکم صفر ۱۳۳۴ھ بروز جمعرات کو یہ قاعدہ بیان فرمایا تھا۔ اس لئے آپ نے اسی ماہ کا غرہ نکالا تاکہ اسی سال کی جنتریوں سے مطابقت ہوجائے۔ کاظمی)

مثال اول:۔ فرض کرو کہ ہم کو یہ معلوم کرنا ہے کہ غرہ محرم ۱۳۳۴ھ کو کونسا دن تھا؟
اس سوال کو حل کرنے کے لئے ہمارے عمل کی صورت حسب ذیل ہوگی:۔

بیان عمل

۱۳۳۴ کو ۸ پر تقسیم کیا۔ ۶ باقی رہا۔ سال کے حرفوں میں چھٹا حرف ب ہے جس کی قیمت ابجدی ۲ ہے۔ محرم پہلا مہینہ ہے۔ اور اس کا قائم مقام حرف ز ہے۔ جس کی ابجدی قیمت ۷ ہے۔ ۲ اور ۷ کو جمع کیا۔ تو ۹ ہوئے۔ اس پر ۱ کا اضافہ کیا تو ۱۰ ہوئے۔ ۱۰ کو ۷ پر تقسیم کرنے سے ۳ باقی رہتا ہے۔ لہذا بروئے حساب غرہ محرم ۱۳۳۴ھ کو سہ شنبہ (منگل) کا دن تھا۔

طریق عمل

۱۳۳۴ ÷ ۸ = ۱۶۶ ۶/۸
باقی = ۶
سال کا چھٹا حرف ب = ۲
پہلے مہینے (محرم) کا حرف ز = ۷
۲ + ۷ = ۹
۹ + ۱ = ۱۰
۱۰ ÷ ۷ = ۱ ۳/۷
باقی = ۳
(سہ شنبہ)

مثال دوم:۔ اب فرض کرو کہ ہم کو یہ معلوم کرنا ہے کہ غرہ صفر ۱۳۳۴ھ کو کون سا دن ہونا چاہئے؟ اس صورت میں اس سوال کا حل حسب ذیل ہوگا:۔

بیان عمل

۱۳۳۴ کو بدستور سابق ۸ پر تقسیم کرنے سے ۶ باقی رہتا ہے۔ سال کا چھٹا حرف ب ہے۔ اس کی ابجدی قیمت ۲ ہے۔ صفر دوسرا مہینہ ہے۔ اور اس کا قائم مقام حرف ب ہے جس کی ابجدی قیمت ۲ ہے۔

طریق عمل

۱۳۳۴ ÷ ۸ = ۱۶۶ ۶/۸
باقی = ۶
سال کا چھٹا حرف ب = ۲
دوسرے مہینے (صفر) کا حرف ب = ۲

۲ اور ۲ کو جمع کیا تو ۴ ہوئے اس پر ۱ کا اضافہ کیا تو ۵ ہوئے۔ ۵ کا عدد ۷ پر تقسیم نہیں ہو سکتا۔ لہذا اس کو تقسیم کی باقی قرار دے کر حساب کیا۔ تو غرّہ صفر ۱۳۳۴ھ پنجشنبہ کو ہونا چاہئے۔	۲ + ۲ = ۴ ۴ + ۱ = ۵ ۵ ÷ ۷ = ناقابل تقسیم لہذا ۵ ۔ پنجشنبہ ہوا

(مقتبس از البرہان جلد ۶ نمبر ۱۲۔ ماہ ذی الحجہ الحرام ۱۳۳۴ھ)

اقتباس ختم ہوا۔ ذیل میں سال رواں ۱۳۸۶ھ کی مثال دی جاتی ہے۔ تاکہ اس سال کی جنتری دیکھ کر مطابقت کر لی جائے۔ (کاظمی)

مثال:۔ جمادی الثانیہ ۱۳۸۶ھ کا غرّہ کس دن ہوگا؟

بیان عمل	طریق بیان
۱۳۸۶ کو ۸ پر تقسیم کیا۔ ۲ باقی رہا۔ سال کے حرفوں میں ۲ کا حرف ھ ہے۔ اس کی ابجدی قیمت ۵ ہے۔ جمادی الثانیہ چھٹا مہینہ ہے اور اس کا قائم مقام حرف ا ہے جس کی ابجدی قیمت ۱ ہے۔ ۵ اور ۱ کو جمع کیا تو ۶ ہوئے۔ اس پر ۱ کا اضافہ کیا۔ تو ۷ ہوئے۔ ۷ کو ۷ پر تقسیم کرنے سے باقی کچھ نہ رہا۔ لہذا غرّہ شنبہ (ہفتہ) کے دن ہونا چاہئے۔	۱۳۸۶ ÷ ۸ = ۱۷۳ $\frac{۲}{۸}$ باقی = ۲ سال کا دوسرا حرف ھ = ۵ چھٹے مہینہ (جمادی الثانیہ) کا حرف ا = ۱ ۵ + ۱ = ۶ ۶ + ۱ = ۷ ۷ ÷ ۷ = پورا تقسیم باقی کچھ نہ رہا لہذا غرّہ شنبہ (ہفتہ) کو ہوگا۔

واضح ہو کہ ہر ماہ کا غرّہ معلوم کرنے کا قاعدہ حضرت علی علیہ السّلام نے آج سے قریباً چودہ سو برس بیشتر بتایا تھا جبکہ نہ رصد گاہیں تھیں اور نہ دوربینیں رائج تھیں۔ اس قاعدہ کی رو سے ایک دن کا بھی فرق نہیں آتا۔ آج جبکہ ہر قسم کی سہولتیں مہیا ہیں۔ اور گورنمنٹ نے ہلال کمیٹیاں بنا

رکھی ہیں۔ رویت ہلال میں ہمیشہ اختلاف رہا۔ افسوس ہے کہ جس طرح آئمہ اہلبیت علیہم السلام کے جملہ فضائل و مناقب چھپا دئے گئے۔ ان کے علوم بھی پردۂ خفا میں پڑے ہوئے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان در بدر بھٹک رہے ہیں۔ کاش کہ مسلمان آئمہ اہلبیت علیہم السلام کی طرف رجوع کریں۔ اور ان کے علوم سے استفادہ کریں۔

غرّہ ماہ معلوم کرنے کا ایک اور طریقہ (منقول از البرہان جلد ۶ نمبر ۱۲)

اگر کسی سنہ ہجری کے ابتدائی چار مہینوں میں سے کسی ایک مہینے کا غرّہ معلوم ہو تو اس کے ذریعے باقی ماندہ مہینوں میں سے دو مہینوں کا غرّہ معلوم کر سکتے ہیں۔ یعنی اگر غرّہ محرم الحرام معلوم ہو۔ تو غرّہ جمادی الاول اور غرّہ ماہِ رمضان معلوم کر سکتے ہیں۔

اگر غرّہ صفر معلوم ہو تو غرّہ جمادی الثانی اور غرّہ شوال معلوم کر سکتے ہیں
〃 〃 ربیع الاول 〃 〃 رجب 〃 〃 ذیقعد 〃 〃 〃
〃 〃 ربیع الثانی 〃 〃 شعبان 〃 〃 ذی الحجہ 〃 〃 〃

یا بعبارت دیگر:۔

پہلے مہینے کے غرّہ سے پانچویں اور نانویں مہینے کا غرّہ معلوم ہو سکتا ہے
دوسرے مہینے 〃 〃 چھٹے 〃 دسویں 〃 〃 〃 〃
تیسرے 〃 〃 〃 ساتویں 〃 گیارھویں 〃 〃 〃 〃
چوتھے 〃 〃 〃 آٹھویں 〃 بارھویں 〃 〃 〃 〃

قاعدہ:۔

ہفتے کے سات دن ہوتے ہیں
پہلا دن یکشنبہ یعنی اتوار | دوسرا دن دوشنبہ یعنی پیر
تیسرا دن سہ شنبہ یعنی منگل | چوتھا دن چہارشنبہ یعنی بدھ
پانچواں دن پنجشنبہ یعنی جمعرات | چھٹا دن جمعہ
ساتواں دن شنبہ یعنی ہفتہ ہے

یکشنبہ کا عدد ۱۔ دوشنبہ کا عدد ۲۔ سہ شنبہ کا ۳۔ چہارشنبہ کا ۴۔ پنجشنبہ کا ۵۔ جمعہ کا ۶

اور ہفتہ کا ہے ۔ اس حساب میں ہر ہفتہ یکشنبہ کے دن سے شروع ہوتا ہے ۔

غرّہ ماہ محرم ہفتہ کے جس دن واقع ہو اس دن کے عدد کو عدد آئمہ یعنی بارہ ۱۲ کے ساتھ جمع کر مجموعہ کو سات پر تقسیم کرو ۔ اور جو عدد بچے اس کو ہفتہ کے دنوں سے مطابق کر لو ۔ مثلاً اگر ایک باقی رہا تو یکشنبہ سمجھو ۔ اور دو باقی رہے تو دوشنبہ وغیرہ ۔ (اگر تقسیم کا عمل پورا ہو جائے اور کچھ باقی نہ رہا تو سات کے عدد کو باقی قرار دے کر اس کو ہفتہ کا دن سمجھنا چاہئے) ۔

مثال اوّل ۔ غرّہ ماہ محرم ۱۳۴۴ھ کو سہ شنبہ تھا ۔ تو غرّہ ماہ رمضان و غرّہ جمادی الاولیٰ معل

بیان عمل	طریق عمل
سہ شنبہ کا عدد تین ۳ ہے ۔ تین کو بارہ ۱۲ کے ساتھ جمع کیا	۳ + ۱۲ = ۱۵
تو مجموعہ پندرہ ۱۵ ہوا ۔ پندرہ ۱۵ کو سات پر تقسیم کرنے سے	۱۵ ÷ ۷ = ۲ ۱/۷
ایک باقی رہتا ہے ۔ لہذا غرّہ ماہ رمضان اور غرّہ جمادی	(۱ باقی رہا)
الاولیٰ کو یکشنبہ کا دن ہوگا ۔	۱ = یکشنبہ

لہذا غرّہ مطلوبہ یکشنبہ ہوا

مثال دوم ۔ غرّہ صفر ۱۳۴۴ھ کو پنجشنبہ کا دن ہے ۔ تو غرّہ جمادی الثانی کس دن ہوگا ۔ نیز غرّہ شوال معلوم کرو ۔

بیان عمل	طریق عمل
پنجشنبہ کا عدد پانچ ہے پانچ کو بارہ ۱۲ کے ساتھ جمع کیا تو	۵ + ۱۲ = ۱۷
مجموعہ سترہ ہوا ۔ سترہ کو سات پر تقسیم کرنے سے تین باقی رہے ۔	۱۷ ÷ ۷ = ۲ ۳/۷
لہذا غرّہ جمادی الثانی اور غرّہ شوال کو سہ شنبہ کا دن ہوگا ۔	(۳ باقی رہا)
	۳ = سہ شنبہ

لہذا غرّہ مطلوبہ سہ شنبہ ہوا ۔

نوٹ :۔ غرّہ ہر ماہ معلوم کرنے کے مختلف قاعدے لکھ دئے گئے ۔ جس دن غرّہ ہوگا اس سے قبل کی شب رویت ہلال ہوگی ۔ مثلاً اگر سہ شنبہ یعنی منگل کے دن غرّہ ہوگا ۔ تو دوشنبہ یعنی سوموار کی شب کو رویت ہلال ہوگی ۔ (کاظمی)

رؤیت ہلال کے متعلق چند غلط فہمیوں کا ازالہ

۱۔ سوال:۔ کیا تار اور ریڈیو کے ذریعہ دوسرے شہروں سے رؤیت ہلال کی خبر منگا کر اس پر عمل کیا جا سکتا ہے؟

الجواب:۔ قطعاً نہیں۔ کیونکہ ہم شریعت اسلامیہ محمدیہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے پابند ہیں جس سے سرمو انحراف نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی ان احکام میں ترمیم یا تنسیخ کی جا سکتی ہے۔ اسلام کا حکم یہ ہے کہ اپنی آنکھ سے چاند دیکھ کر اس سے متعلقہ اعمال شرعی بجا لاؤ۔ اگر خود نہ دیکھو تو دو عادل مردوں کی گواہی پر عمل کرو۔ ورنہ گذشتہ ماہ کے تیس دن پورے کرو۔ یا چاند کا دیکھا جانا شایع ہو جائے یا حد تواتر کو پہنچ جائے۔ شایع یہ ہوتا ہے کہ ہر برنا و پیر۔ جوان بوڑھا۔ صغیر و کبیر۔ نیک و بد۔ عالم و جاہل۔ فقیر و غنی۔ شریف و رذیل۔ زن و مرد حتّیٰ کہ مسلم غیر مسلم سب یک زبان ہوں۔ کہ چاند دیکھا گیا ہے۔ اور تواتر کہتے ہیں۔ کہ اگرچہ سب نے نہ دیکھا ہو مگر جس سے سوال کیا جائے وہ یہی کہے کہ ہاں میں نے چاند دیکھا ہے۔ بس ان شرائط کے علاوہ کوئی اور ذریعہ نہ قابلِ قبول ہے نہ اس خبر پر عمل جائز ہے۔ چونکہ شریعت نے تار اور ریڈیو کو رؤیت ہلال کا ذریعہ نہیں بتایا۔ اس لئے ہم ان کے ذریعہ وصول شدہ خبر پر عمل نہیں کر سکتے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ اس زمانہ میں تار اور ریڈیو کی ایجاد سے بعض نئی روشنی کے دلدادہ لوگوں نے خوب ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔ اگر ایک شہر میں چاند دکھائی نہیں دیا۔ لیکن کسی اور مقام پر نظر آ گیا۔ تو فوراً بذریعہ تار خبر منگا لی جاتی ہے۔ یا ریڈیو پر اعلان کر دیا جاتا ہے۔ اور اس ریڈیو کے اعلان کو وحی ربانی کا درجہ دے دیا جاتا ہے۔ حالانکہ ایک شہر میں رؤیت دوسرے شہر پر اثر انداز نہیں ہو سکتی جبکہ ہر دو شہر الگ الگ افق پر واقع ہوں۔ دونوں کے طول بلد اور عرض بلد بھی الگ الگ ہوں۔ پس جو شہر ایک افق پر واقع ہوں ان میں چاند دکھائی دے سکیگا لیکن جو ایک افق میں نہ ہوں۔ ان میں رؤیت بہ یک وقت نہ ہوگی۔ لہذا دونوں شہروں پر ایک ہی حکم لاگو نہ ہوگا۔ ویسے تو چاند ہمیشہ ہی نظر آتا رہتا ہے۔ کیونکہ جب وہ ہماری نظروں سے غائب ہوتا ہے۔ تو اپنے مدار پر کہیں نہ کہیں موجود رہتا ہے۔

چونکہ زمین گول ہے اور چاند اس کے گرد گردش کرتا رہتا ہے۔ اس لئے زمین کے کسی نہ کسی مقام والے اسے ضرور دیکھتے ہیں۔ اگرچہ بوجہ اختلافِ افق دوسرے مقام پر نظر نہ آئے۔

نیز ارشاد ہے۔ ان جاءکم فاسق بنباء فتبینوہ (پ۲۶ حجرات ع۱) یعنی اگر کوئی فاسق خبر لائے تو اسے صحیح ماننے سے پہلے تحقیق کر لیا کرو۔ فاسق مسلمان ہی ہوتا ہے۔ لیکن نماز وغیرہ نہ پڑھنے اور دیگر اعمال واجبیہ ادا نہ کرنے کے سبب وہ فاسق کہلاتا ہے۔ اب خدا جانے تار بھیجنے والے تار بابو صاحب مسلمان اور پابند شریعت ہیں۔ یا غیر مسلم عیسائی وغیرہ اور بداعمال فاسق۔ تار کی ڈبی (آلہ خبر رسانی) پر دو لفظوں گر اور گٹ کے ہیر پھیر سے خبر مرتب کی جاتی ہے۔ ادھر کسی نے گر گٹ، گر گٹ کر دیا۔ ادھر تار لینے والے نے یہ بیچی بیچی کی زبان نہ سمجھ کر کچھ کا کچھ لے لیا۔ مثلاً انگریزی زبان کے پہلے حرف "اے" (A) کے لئے گر (۰) اور گٹ (—) دونوں علامتیں ملا کر ۔— (گر گٹ) کی ٹھوکر لگائی جاتی ہے۔ اور "N" کے لئے یہ علامتیں الٹ دی جاتی ہیں۔ یعنی —۔ (گٹ گر) کی ٹھوکر لگائی جاتی ہے۔ گر گٹ "ہاں" کا مفہوم ادا کرتا ہے اور گٹ گر "نہیں" کا۔ غور کریں کتنا فرق ہے۔ اگر ہاں کی جگہ نہیں سمجھا جائے تو مطلب خبط ہو جائیگا یا نہیں۔ تار در اصل مردہ سے باتیں کرنے کے مترادف ہے۔ اور تار کے قانون کی رو سے لفظوں میں گڑبڑ اور بگاڑ (MUTILATION) کی گارنٹی نہیں دی جاتی۔ یہ تنبیہ تار فارم کی پشت پر بڑے بڑے جلی حرفوں میں چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ پس جس خبر کا حصول اور صحت ظنی ہوں۔ اور یہ بھی علم نہ ہو کہ خبر دینے اور لینے والے جو تار کی ڈبی پر ٹھوکریں لگا رہے ہیں مسلمان مومن اور متبع شریعت بھی ہیں یا نہیں۔ تو ایسی خبر پر کس طرح ایمان لایا جا سکتا ہے! مالکم کیف تحکمون۔ مجتہدین عظام کا بھی یہی فتوے ہے۔ جو سابقاً درج کیا جا چکا ہے۔

یہی حال ریڈیو کا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شرع اسلام ایسے تکلفات اور تصنعات سے بالاتر ہے۔

۲۔ سوال:۔ کیا ہوائی جہاز پر اڑ کر عید الفطر کا چاند دیکھنا عند الشرع مقبول ہو سکتا ہے؟

الجواب:۔ ہرگز نہیں یہ نئی روشنی والوں کی جدت طرازی ہے چنانچہ ۱۹۵۰ء کی بات ہے کہ کسی منچلے ہوا باز (PILOT) نے ۲۹ شعبان کو ہوائی جہاز پر اڑان کی جو السماء میں کچھ دور اوپر گیا۔ تو دیکھا کہ پورا آدھ میل موٹا بادل چھایا ہوا ہے۔ ہوا باز بادلوں سے بھی اوپر پرواز کر گیا۔ وہاں مطلع صاف تھا۔ چاند نظر آ گیا۔

بس پھر کیا تھا۔ علماء کرام نے اس کی رپورٹ پر ہی اعلان کر دیا کہ ہلال رمضان نظر آگیا صبح یکم رمضان ہوگی اور روزہ رکھا جائیگا۔ چنانچہ اس اطلاع پر میرے اپنے شہر گجرات میں بھی عشاء کے وقت بارودی گولہ چھوڑا گیا۔ جو اس بات کا اعلان تھا کہ صبح روزہ رکھا جائیگا۔ لیکن رات کے گیارہ بجے پھر اطلاع پہنچی کہ پہلی اطلاع غلط تھی۔ کل صبح روزہ نہیں ہوگا۔ لیکن انتظام نہ ہوسکنے کے باعث یہ خبر مشتہر نہ ہوسکی۔ چنانچہ اکثر حضرات نے جنہیں یہ دوسری اطلاع مل گئی روزہ نہ رکھا۔ اور وہ لوگ جنہیں صرف پہلی خبر ملی تھی اور دوسری خبر نہ ملی تھی۔ روزہ دار ہو گئے۔ کئی لوگوں نے قبل دوپہر رکھا ہوا روزہ توڑ دیا۔

غور فرمایا۔ یہ سب خرابی محض شریعت پر عمل نہ کرنے کے باعث ہوئی۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ جبکہ لوگ علوم مروجہ میں اتنے حاوی نہ تھے۔ اب تو آسمان کے تارے توڑ لاتے ہیں۔ اور سیارگان کے حالات سے بخوبی واقف ہو چکے ہیں۔ یہ جہالت کا دور نہیں ہے کون نہیں جانتا؟ کہ چاند اور سورج ہر وقت آسمان کی فضائے بیکراں کی وسعت میں موجود رہتے ہیں۔ مثلاً اگر ایک مقام پر سورج غروب ہو جاتا ہے۔ تو معدوم نہیں ہو جاتا۔ بلکہ کسی دوسرے افق پر واقع ممالک مثلاً امریکہ وغیرہ میں طلوع ہو جاتا ہے۔ لہذا اگر روزہ کا افطار کرنا سورج کے غروب ہونے کی اطلاع ملنے پر ہی منحصر ہے۔ خواہ روئے زمین پر کہیں بھی ہو تو چاہئے کہ بذریعہ تار یا ریڈیو ایسے ملک سے خبر منگائیں کہ کیا وہاں سورج غروب ہو چکا ہے یا نہیں؟ خواہ اس وقت ہمارے افق کے مطابق سورج کے غروب ہونے میں کافی وقت باقی ہو۔ اسی طرح اگر چاند ہمارے افق پر نظر نہیں آیا۔ تو کسی اور افق کے شہر سے خبر منگالی۔ اور اس کی بنا پر روزہ رکھ لیا یا عید الفطر منالی۔ سبحان اللہ ؎

گر ہمیں مکتب است وایں ملا کار امت تمام خواہد شد

اگر ہوائی جہاز اڑا کر اور جو السماء میں بلند ہو کر ہی چاند دیکھنا منظور ہے۔ تو دن میں جب اور جس وقت چاہیں چاند نظر آسکتا ہے۔ اگر لوگ سورج زمین اور چاند کی اشکال اور گردشوں سے واقف ہو جائیں۔ تو ایسی غیر شرعی حرکات سے باز آجائیں۔ بالخصوص جبکہ حدیث نبوی صلعم سے ثابت ہے کہ آپ نے دوسرے شہروں کی رؤیت پر انحصار کر کے روزہ رکھنے یا عید الفطر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ مسلمان متبع سنت وحدیث کہلا کر بھی احکام نبوی پر عمل نہیں کر سکتے۔

۳۔سوال :۔کیا دو شہروں میں طول بلد کے فرق کی وجہ سے ان کے رؤیت ہلال کے اوقات میں بھی فرق پڑجاتا ہے۔

الجواب ۔ نہیں ۔ ہرگز نہیں ۔ یہ بات قطعاً غلط فہمی پرمبنی ہے۔ اکثر پڑھے لکھے لوگ بھی اسی غلط فہمی میں مبتلا پائے گئے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں ۔ کہ چونکہ طول بلد کے ایک درجہ کے فرق سے چار منٹ کا فرق پڑجاتا ہے اور چونکہ مثلاً کراچی ڈھاکہ سے ۲۲ درجہ ۳۰ منٹ مغرب کی جانب واقع ہے۔ اس لئے کراچی میں سورج کو ڈیڑھ گھنٹہ بعد میں غروب ہونا چاہئے ۔ غالباً انہیں یہ معلوم نہیں کہ اس کا تعلق چاند سے نہیں بلکہ سورج سے ہے ۔ اور اس امر میں عرض بلد کو بھی مدّنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے ۔ چونکہ ڈھاکہ اور لنڈن کے طول بلد اور عرض بلد کے فرق ڈھاکہ اور کراچی کے طول بلد اور عرض بلد کے فرق سے بہت زیادہ ہیں ۔ اس لئے ڈھاکہ اور کراچی کی بجائے ڈھاکہ اور لنڈن کی مثال پیش کرکے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی جاتی ہے ۔

پس واضح ہو کہ ڈھاکہ اور لنڈن ایک دوسرے سے قریباً ۹۰ درجہ (ڈگری) طول بلد کے فرق کی دُوری پر واقع ہیں ۔ اور دونوں شہروں کے اوقات میں ۶ گھنٹے کا فرق ہے ۔ عام خیال کے مطابق اس کا مطلب یہ ہونا چاہئے کہ اگر ڈھاکہ میں سورج ۶ بجے صبح طلوع اور شام کے ۶ بجے غروب ہو تو اسے ڈھاکہ کے وقت کے مطابق لنڈن میں ۱۲ بجے دوپہر طلوع اور ۱۲ بجے رات غروب ہونا چاہئے لیکن ایسا نہیں ہوتا ۔ بلکہ جب لنڈن میں موسم گرما ہوتا ہے ۔ تو اس اندازہ اور حساب کے خلاف سورج بہت جلدی طلوع ہوتا ہے اور کافی دیر کرکے غروب ہوتا ہے جس سے دن کی روشنی قریباً سترہ گھنٹے رہتی ہے ۔ اور اس کے بالعکس موسم سرما میں سورج طلوع بہت دیر سے ہوتا ہے اور غروب بہت جلدی ہوجاتا ہے جس سے دن کی روشنی کم ہوکر صرف سات گھنٹے رہتی ہے ۔ یہ کمی بیشی عرض بلد کے فرق کی وجہ سے ہے دراصل ماسوا اعتدال ربیعی (۲۱۔ مارچ) اور اعتدال خریفی (۲۳۔ ستمبر) کے موقع کے دو مختلف عرض بلد پر واقع شہروں میں دن کی روشنی کی طوالت یکساں نہیں ہوسکتی ۔ اگرچہ دونوں کے طول بلد یکساں ہوں ۔

طول بلد والے وقتوں میں فرق کی وجہ یہ ہے کہ لنڈن کی دوپہر یا نصف شب ڈھاکہ کی دوپہر یا نصف شب سے ۶ ۔ گھنٹے پیچھے ہے قطع نظر اس بات کے کہ سورج کب طلوع ہوتا ہے اور کس وقت غروب ۔

یاد رہے کہ دوپہر اس وقت کو کہتے ہیں جبکہ سورج خطِ نصف النہار پر ہوتا ہے۔ یہ ایک فرضی اور خیالی دائرہ ہے۔ جو قطب شمالی۔ قطب جنوبی اور کسی خاص شہر کے درمیان ممتد ہوتا ہے۔ اس وقت جس جگہ سورج نظر آتا ہے۔ وہاں سایہ نہایت چھوٹا ڈالتا ہے۔ یہی بات مشرقی اور مغربی پاکستان کے کسی دو مقامات پر صادق آتی ہے۔

ذیل کے نقشہ پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ جب کہ ۲۴ درجے شمالی عرض بلد ڈھاکہ کے بالکل قریب سے گزرتا ہے۔ تو صوبہ کو قریباً دو برابر برابر حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ اور مغربی پاکستان کا تمام خطہ اس عرض بلد کے شمال میں ہوتا ہے۔ مقابلہ کے لئے چند مشہور شہروں کے طول بلد اور عرض بلد ذیل میں دئے جاتے ہیں:۔

شہر	عرض بلد			طول بلد		
۱۔ بمبئی	۱۹°	۰′	شمال	۷۲°	۵۰′	مشرق
۲۔ ڈھاکہ	۲۳°	۵۴′	شمال	۹۰°	۲۵′	مشرق
۳۔ جکارتہ	۶°	۴۵′	جنوب	۱۱۰°	۲۰′	مشرق
۴۔ جارج ٹاؤن	۶°	۵۰′	شمال	۵۸°	۸′	مغرب
۵۔ کراچی	۲۴°	۵۲′	شمال	۶۷°	۱′	مشرق
۶۔ لنڈن	۵۱°	۳۵′	شمال	۰°	۰′	مشرق
۷۔ مکہ معظمہ	۲۱°	۲۵	شمال	۴۱°	۰′	مشرق
۸۔ پشاور	۳۴°	۲′	شمال	۷۱°	۳۴′	مشرق

۴۔ سوال:۔ بعض مشہور شہروں کے اوقات میں کتنا فرق ہے۔ اور فرق کی وجہ کیا ہے؟

الجواب۔ سیٹو (SEATO) ممالک کے دارالحکومتوں میں مقامی وقت کا فرق مغربی پاکستان کے دارالخلافہ لاہور کے اخبار نوائے وقت مجریہ ۵ ستمبر ۱۹۶۲ء میں ذیل کے نوٹ کے ساتھ شائع ہوا تھا۔

(نوٹ) SEATO (سیٹو) مخفف ہے SOUTH EAST ASIA TREATY ORGANIZA-TION کا۔

کراچی ۔ ۴ ستمبر۔ سیٹو ہیڈ کوارٹرز نے آج جنوب مشرق ایشیا کی دفاعی تنظیم۔ سیٹو۔ کے آٹھ ممالک

کے دارالحکومتوں کے مقامی وقت میں فرق کے بارے میں ایک اعلان کیا ہے۔ اس اعلان کے مطابق آج بروز منگل جب مغربی پاکستان میں صبح کے آٹھ بجے ہیں واشنگٹن (امریکہ) میں پیر (سوموار) کا دن ہے اور رات کے دس بجے ہیں۔ اسی طرح لنڈن میں دن تو منگل کا ہی ہے لیکن رات کے تین بجے ہیں۔

سینٹو ممالک کے دارالحکومتوں میں مقامی وقت کے فرق کو اس نقشہ سے سمجھا جا سکتا ہے :۔

شہر	دن	وقت	کیفیت
۱۔ کراچی	منگل	۸ بجے صبح	کراچی کا وقت لنڈن سے ۵ گھنٹے آگے ہے۔ لنڈن کراچی سے مغرب میں ہے۔
۲۔ لنڈن	"	۳ بجے رات (سحری)	لنڈن کا وقت کراچی سے ۵ گھنٹے پیچھے ہے۔ کراچی لنڈن کے مشرق میں ہے۔
۳۔ پیرس	"	" "	پیرس کا وقت کراچی سے ۵ گھنٹے پیچھے ہے۔ کراچی پیرس کے مشرق میں ہے۔
۴۔ کینبرا	"	۱۔ بجے دوپہر	کراچی کا وقت کینبرا سے ۵ گھنٹے پیچھے ہے کینبرا کراچی کے مشرق میں ہے۔
۵۔ ولنگٹن	"	۳ بجے سہ پہر	کراچی کا وقت ولنگٹن سے ۷ گھنٹے پیچھے ہے۔ ولنگٹن کراچی کے مشرق میں ہے۔
۶۔ مینیلا (MANILA)	"	۱۱ بجے صبح	کراچی کا وقت مینیلا سے ۳ گھنٹے پیچھے ہے۔ مینیلا کراچی کے مشرق میں ہے۔
۷۔ بنکاک	"	" "	کراچی کا وقت بنکاک سے ۳ گھنٹے پیچھے ہے۔ بنکاک کراچی کے مشرق میں ہے۔
۸۔ واشنگٹن	پیر (سوموار)	۱۰ بجے رات	کراچی کا وقت واشنگٹن سے ۱۰ گھنٹے پیچھے ہے واشنگٹن کراچی سے عین نیچے مشرق کی جانب ہے کراچی میں منگل کا دن ہوگا اور وقت ۸ بجے صبح۔

مندرجہ بالا نقشہ سے معلوم ہوگا۔ کہ شہروں کے ایک دوسرے سے مشرق یا مغرب میں واقع ہونے

اور زیادہ فاصلہ کی وجہ سے نہ صرف وقتوں کا بلکہ دنوں کا بھی فرق پڑجاتا ہے۔ مثلاً کراچی میں اگر منگل کا دن ہے اور صبح کے ۸ بجے ہیں۔ تو واشنگٹن میں سوموار کا دن اور رات کے ۱۰ بجے ہوں گے وعلیٰ ھذا القیاس۔ لہذا ہر شہر میں ایک ہی دن رویت ہلال ہونا ممکن نہیں۔ اور دوسرے شہروں سے بذریعہ تار یا ریڈیو خبر منگا کر اس پر عمل کرنا بھی درست نہیں۔

۵۔ سوال :- اگر آسمان ابر آلود ہو اور رؤیت ہلال نہ ہو سکے۔ تو کیا کسی جنتری یا منجمین کے اقوال پر اعتبار کیا جا سکتا ہے؟

الجواب :- وقت کا حساب کرنے والوں جنتریوں کی اطلاعات اور منجموں کی بات کا عند الشرع کوئی اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ خواہ ایسی پیشینگوئیاں کرنے والے عادل ہی ہوں۔ سابقاً امام جعفر صادق علیہ السّلام کا فرمان درج کیا جا چکا ہے۔ کہ اگر آسمان ابر آلود ہو تو تیس دن کی مدت پوری کر لیا کرو۔ نیز کتاب فقہ جامع عباسی کے حوالے سے خاتم المجتہدین سرکار بہاء الدین عاملیؒ کا فتویٰ بیان کیا گیا ہے کہ جنتری یا اس کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے چاند کا داخل ہونا (رؤیت ہلال) ثابت نہیں ہوتا۔

اسی طرح آقائے بروجردیؒ کا فتویٰ لکھ دیا گیا ہے کہ :-

" ان امور (رویت ہلال کی طرق الخمسہ) کے علاوہ جنتری یا کسی دوسرے حساب کا چاند کے متعلق اعتبار نہیں ہے"۔ (تحفۃ العوام بروجردی ص ۱۶۲)

نیز مسئلہ ۱۷۳۱ مندرجہ توضیح المسائل میں لکھا جا چکا ہے کہ " علم نجوم کے ماہرین کی پیشگوئی سے چاند کی پہلی ثابت نہ ہوگی"۔

۶۔ سوال :- اگر عام آنکھ سے رؤیت ہلال نہ ہو سکے تو کیا آلات مثلاً دوربین وغیرہ کی مدد لی جا سکتی ہے؟

الجواب :- نہیں۔ کیونکہ جب تک ہلال میں ایسی صلاحیت نہ پیدا ہو جائے جس سے وہ عام آنکھوں سے دیکھا جا سکے۔ رؤیت ہلال شرعاً ثابت نہیں ہو سکتی۔ اسے آلاتی رؤیت تو کہا جا سکتا ہے لیکن اسلامی اور شرعی رؤیت نہیں کہا جا سکتا۔

محکمہ موسمیات

واضح ہو کہ رؤیت ہلال کے سلسلہ میں محکمہ موسمیات ہماری بہت کچھ رہنمائی کرسکتا ہے چونکہ ان لوگوں کے پاس کمپاس اور نہ صرف چاند بلکہ کل سیارگان کو دیکھنے اور ان کی شبانہ روز حرکات کو جانچنے کے آلات ہوتے ہیں - ان کی مدد سے وہ ہمیں حساب کر کے بتا سکتے ہیں کہ کیا ۲۹ - ماہ رمضان کو ہلال میں اتنی صلاحیت پیدا ہو جائے گی - کہ وہ افق پر عام آنکھ سے دیکھا جا سکے ؟ اگر قابل رؤیت ہو تو مشہور شہروں کے افق کے ساتھ وہ کتنا کتنا زاویہ بنائے گا ؟ اور اسے کس وقت پر افق کے کس گوشہ اور بلندی پر عام آنکھ سے دیکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے - تاکہ مغرب کی جانب تمام آسمان پر متجسسانہ نگاہیں دوڑانے کی بجائے محکمہ موسمیات کے نشان دادہ مقام پر ہی نظریں مرکوز کی جائیں - یہ تو سب جانتے ہیں - کہ ۲۹ رمضان کا چاند یا ہلال ایک نہایت باریک سی تار کی شکل میں ہوتا ہے - جو صرف چند لمحوں تک ہی افق پر رہ کر غروب ہو جاتا ہے - لہٰذا ایسا نہ ہو کہ لوگ اس کی تلاش میں ادھر اُدھر غلط مقامات پر وقت ضائع کرتے رہیں - اور ہلال اگرچہ نمودار ہو چکا ہو - اس دوران میں وہ غروب بھی ہو جائے - اور لوگ اسے ڈھونڈتے ہی رہ جائیں - محکمہ موسمیات کا کام صرف چند یوم قبل اس کی رؤیت کے مقام اور زاویہ کی نشاندہی کرنا ہوگا - اور لوگوں کا کام شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے عام آنکھ ہی سے اسے دیکھنا ہوگا - اور دیکھنے کے بعد شرعی شہادت دے کر عید الفطر کی تصدیق کرنا ہوگا -

امید ہے کہ اس بارے میں محکمہ موسمیات لوگوں کی امداد فرما کر ان کی ہر سال کی بے چینی اور دو عیدوں یا تین عیدوں کا سدباب کر دیا کریں گے - اور شرعی حدود بھی قائم رہیں گی - کیونکہ چاند عام آنکھ سے ہی دیکھا جائے گا - جیسا کہ شریعت کا حکم ہے -

---

فلکی معلومات کے متعلق اس مضمون کی تیاری پر مندرجہ ذیل ماخذوں سے مدد لی گئی ہے :-

۱ - درسی فزیکل جغرافیہ

۲۔ نقشہ جات ستیارگان

۳۔ ASTRONOMICAL ERHEMIRIS OF THE PLANETS PLACES
BY RAPHEAL OR HUGH MCCRAIG.

۴۔ ASTROPHYSICAL QUANTITIES BY C.W. ALLEN

۵۔ TEXT BOOK ON SPHERICAL ASTRONOMY BY W.M. AMAST
(CAMBRIDGE UNIVERSITY PRESS — 1947)

۶۔ ASTRONOMY VOL: I BY RUSSELL DUGAN & STEVAST
(GIM & COMPANY 1926)

میری خط و کتابت جو مندرجہ ذیل رصدگاہوں سے ہوئی :۔

۷۔ DIRECTOR GENERAL GREEN WICH OBSERVATORY
GREEN WICH (ENGLAND)

۸۔ DIRECTOR KODAIKANAL OBSERVATORY
KODAI KANAL (SOUTH BHARAT)

۹۔ انگریزی روزنامہ پاکستان ٹائمز میں وہ مضامین جو وقتاً فوقتاً اس موضوع پر پاکستانی ماہرین علم ہیئت و سائنس کی طرف سے شائع ہوتے رہے مثلاً ڈاکٹر اے۔ کے۔ ایم۔ امین الحق اور عبدالرحیم شبلی بی کام۔ پروفیسر قریشی۔ مسٹر مروین جونز (MR: MERVYN JONES)۔ پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ حسابات وغیرہ کے انچارج۔

۱۰۔ انگریزی روزنامہ (جو آج کل بند ہو چکا ہے) سول اور ملٹری گزٹ لاہور اور اس کے نامہ نگار جناب ہاشم امیر علی صاحب وغیرہ

۱۱۔ سابقہ اردو روزنامہ زمیندار لاہور جس میں کبھی کبھار ایسے مضامین شائع ہوتے رہے۔

۱۲۔ اخبار "خبرنامہ اقوام متحدہ"۔

۱۳۔ دیگر مختلف انگریزی رسائل۔

لاجواب اور تاریخی علمی ذخیرہ

کتابِ مستطاب

افضلیتِ سادات

(مصنفہ و مؤلفہ حضرت امداد الملت والدین - جناب علامہ دوران وفہامۂ زمان

السیّد امداد حسین صاحب الکاظمی المشہدی مدظلہ العالی)

یہ کتاب ابھی زیرِ طبع ہے اور عنقریب صوری و معنوی طور پر زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر جلوہ افروز ہو گی۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ یہ علمِ جدید کی راہ میں ایک سنگِ میل ثابت ہو گی۔ اور علمی حلقوں میں ایک خوشگوار انقلاب پیدا کریگی۔

قرآن و حدیث کے علاوہ علومِ قدیمہ و جدیدہ اور عقل و سائنس و واقعاتِ عالم کی مثالیں دے دے کر عظیم و عجیب بحث کی گئی ہے۔ اور نہ صرف موضوع زیر بحث ہی کے لئے حرف آخر کا درجہ رکھتی ہے۔ بلکہ بیسیوں علمی و دینی گتھیوں کو سُلجھا کر ہر پڑھنے والے کو راہِ ہدایت بخشتی ہے۔

صاحبانِ علم عنقریب اِس کا انتظار کریں۔

الناشر

مکتبہ تہذیب الاسلام - پاکستان - لاہور